





TECHNICAL SUPPORT BY  
**CHUGHTAI**  
PUBLISHERS LIBRARY



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالشُّكْرُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو

افادات

مجلس دفع کمر پنجم

از

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہم العالی

امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

المشیع سلسلہ قادریہ راشدیہ دروازہ شیرانوالہ لاہور



# فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	اصلاح حال کی علامتیں	۴	۹	بہشتیوں کی ایک علامت	۹۱
۲	دنیا کے غلوں سے بچنا چھٹرنیکا	۱۹	۱۰	انسان کا ایمان ہمیشہ	
۳	کامل کی صحبت کے بغیر اصلاح	۳۰	۱۱	خطرہ میں ہے۔ جب تک	۱۰۰
۴	حال ناممکن ہے		۱۲	لحد قبر میں داخل نہ ہو جائے	
۵	بعض بیماریاں مرنے سے ختم ہو		۱۳	ایمان کامل کی علامت	۱۰۸
۶	جاتی ہیں۔ اور بعض مرنے کے بعد	۴۳	۱۴	تلقین محاسبہ	۱۱۳
۷	بھی ساتھ جاتی ہیں		۱۵	قرآن مجید سے مستفید ہونے	
۸	ریا اور سمعہ	۵۱	۱۶	کے لئے خوف خدا کی	۱۲۰
۹	انسان کی اصلاح اصلاح		۱۷	ضرورت ہے۔	
۱۰	قلب پر موقوف ہے	۶۱	۱۸	صحت جسمانی کی طہارت	
۱۱	مسلمانوں کو صحت جسمانی کے		۱۹	صحت روحانی کا بگڑنا اور	۱۲۰
۱۲	علاوہ صحت روحانی کی بھی	۷۱	۲۰	سنبھلنا مرتے دم تک رہتا ہے	
۱۳	ضرورت ہے۔		۲۱	امراض روحانی کا علاج	۱۲۱
۱۴	جب تک باطن کی اصلاح				
۱۵	نہ ہو اس وقت تک صحت طہارت	۸۰			
۱۶	سے شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا				

(پنجاب پریس وٹن بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور)



# ضروری عرضداشت

اللہ تعالیٰ نے جن اپنے بندوں کی خدمت بسلسلہ عالیہ قادریہ  
راشدیہ میرے ذمہ لگائی ہوئی ہے۔ وہ جمعہ کی رات کو میرے  
پاس تشریف لاتے ہیں انہیں بعد از نماز مغرب سلسلہ عالیہ  
قادریہ راشدہ کے طریقہ پر ذکر چہر کرتا ہوں۔ اس کے بعد  
ان کی روحانی اصلاح کے پیش نظر کتاب و سنت کی روشنی میں  
کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔ یہ مجلس ذکر کہلاتی ہے مجلس ذکر  
میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کہلوا یا ہے۔ وہ افادہ عام کے لئے  
کتابی صورت میں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اور اس چیز کو مسلمانوں کی ہدایت  
اور میری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا الہ العالمین<sup>ط</sup>  
احقر الانام احمد علی عفی عنہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء

## اصلاح حال کی علامتیں

میں ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ جن احباب کی خدمت مجھ گنہگار کے ذمہ عائد کر دی گئی ہے۔ ان کی اصلاح باطن کے لئے کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا کہ میں پاکیزہ ہوں آپ گنہگار ہیں۔ آپ کو اصلاح باطن کی ضرورت ہے۔ اور مجھے نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو آپ سب سے زیادہ گنہگار سمجھتا ہوں اور مجھے آپ سے زیادہ اصلاح باطن کی ضرورت ہے یہ میرا حال ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر مجھے قائم رکھے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں اکثر یہ فقرہ کہا کرتا ہوں اوصی نفسی اولاً وایاکم بعدہ (میں پہلے اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اور آپ کو بعد میں) جو



اللہ تعالیٰ مجھ سے کہلوا رہے ہیں۔ ان کی پابندی میرے لئے بھی فرض ہے۔ بیعت کے وقت آج کل میں عہد لیا کرتا ہوں۔ کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم آپ بتلائیں گے۔ اس کی میں پابندی کروں گا۔ جنہوں نے بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کی خدمت میرے ذمہ فرض ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ جو میں عرض کروں اس کو گوش ہوش سے سنیں۔ لوح دل پر لکھ کر لے جائیں اور عمل میں لائیں

اس سے پہلے کسی مجلس ذکر میں میں عرض کر چکا ہوں کہ اصلاح کی دو قسمیں ہیں۔

## ۱۔ اصلاح قال ۲۔ اصلاح حال

دیہاتیوں کی تو اصلاح قال بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اس کی خود شہادت دیتے ہیں۔

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا      ترجمہ گنوار کفر اور نفاق میں بہت  
 وَ نِفَاقًا وَ أَجْدَرُ أَلَّا      سخت ہیں۔ اور اس قابل ہیں  
 يُعَامُوا حَدُّوَ مَا أُنْزِلَ      کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسول



اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۖ آيَةٌ  
 (سورہ التوبہ رکوع ۱۲ پ) پر نازل فرمائے ہیں۔ ان سے  
 واقف نہ ہوں۔

اشد اسم تفضیل مذکر کا صیغہ ہے۔ گویا کفر اور نفاق کا  
 اس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ دیہاتی بظاہر سیدھے صاوحے  
 ہوتے ہیں لیکن اندر سے کھوٹے ہوتے ہیں۔ جیسے فارسی میں  
 کسی نے کہا ہے۔

ع۔ دیوانہ بکار خود ہوشیار۔ اپنی مطلب براری میں بڑے  
 پکے ہوتے ہیں۔ جاٹوں کی لڑائیوں کا آپ کو علم ہی ہے  
 وہ ڈراسی بات پر سردھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں  
 پانی اور کھیتوں کی حدوں پر قتل تک نوبت پہنچ جاتی  
 ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے ہاں کامل بہت  
 کم ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں نہ دین کا علم اور نہ عمل  
 ہوتا ہے۔ عام طور پر ان کے آئمہ مساجد سوائے نماز  
 جنازہ پڑھانے اور امامت کرانے کے اور کچھ نہیں جانتے۔  
 ان کے دین سے جہالت کی شدتوں بھی شہادت  
 دیتے ہیں۔ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا جُدُوْا مَا اَنْزَلَ  
 اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهِ۔ اَجْدَرُ بھی اسم تفضیل مذکر کا صیغہ



ہے۔ ان کی جہالت کی بھی کوئی حد نہیں۔ ان کی تو  
اصلاح قال بھی نہیں ہوتی ان کو بولنے کی بھی تمیز  
نہیں ہوتی۔ کسی کا ذکر بعد میں کریں گے۔ پہلے اس کو  
ماں بہن کی مغلط گالی دیں گے۔ اپنے بڑے لڑکے مولوی  
حبیب اللہ کی شادی کا ذکر میں کسی مجلس ذکر میں کر چکا ہوں کہ  
اس نے دیہات کے کئی رشتے اس لئے رد کر دئے۔ کہ  
اکثر دیہاتی لڑکیوں کو بولنے کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ امیر  
امان اللہ خاں کے استاد نے کسی دوسرے شخص کے ذریعہ  
اپنی نواسی کا رشتہ پیش کیا۔ وہ امیر تھے۔ میں نے اپنے  
آپ کو غریب سمجھ کر وہ رشتہ بھی چھوڑ دیا۔ اس میں  
بھی کوئی حکمت تھی۔ اگر وہ شادی شدہ ہوتا۔ تو یہ  
سعادت نصیب نہ ہوتی۔ نہ رن نہ کن (پنجابی) اس لئے  
مدینہ منورہ جا بیٹھا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔ الاما  
شاء اللہ اکثر دیہاتیوں کی نہ اصلاح قال ہوتی ہے۔  
نہ اصلاح حال۔

اب آئیے تعلیم یافتہ کی طرف پچھلی دفعہ میں نے  
عرض کیا تھا۔ کہ تعلیم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ تعلیم قدیم۔



۲۔ تعلیم جدید۔ تعلیم قدیم کے تعلیم یافتہ مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل علمائے کرام ہیں۔ اور تعلیم جدید کے فارغ بنی اے۔ ایم اے ہیں۔ ان دونوں کی اصلاح قال تو ہو جاتی ہے۔ مگر اصلاح حال ان کی بھی نہیں ہوتی۔ بنی اے۔ ایم اے کو تو امراض روحانی کا پتہ بھی نہیں ہوتا جیسے رات کو خیبرمیل میں مسافر راوی۔ چٹاب۔ جہلم اور اٹک سب کو عبور کر جاتا ہے۔ اور پتہ بھی نہیں چلتا اسی طرح علمائے کرام ان سے عبور کر جاتے ہیں۔ قرآن میں ان امراض کا ذکر آتا ہے۔ اور وہ دوران تعلیم میں قرآن سے عبور کر جاتے ہیں۔ دنیا میں اصلاح حال نہ ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ کے ہاں امراض روحانی کے لئے ایک ہی ہسپتال ہے جس کا نام دوزخ ہے۔ اگر عالم روحانی مریض ہے۔ تو اس کو بھی اس میں رکھا جائے گا۔ بنی اے روحانی مرض میں مبتلا ہے۔ تو وہ بھی اسی میں داخل ہوگا۔ جیسے یہاں عالم اور بنی اے جسمانی مرض میں مبتلا ہوں۔ تو ان کو بھی میو ہسپتال میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور جابل کو بھی۔



[illegible]







پہلے کر آئے ہیں۔ اور گیتے میں کہ  
میں۔ اور پھر سب اور ہم ہستے ہستے  
تو وہ باتیں سب دلی میں گونج رہی ہیں  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
یہاں کی حالتیں تو کتنی ہی عجیب ہیں  
کیسے نہ آئے ہیں یہاں یا اور

میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے

پاتا ہوں خ

میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے  
میں نے یہ سب تو اچھوتوں سے سیکھا ہے





وے دیں۔



[illegible]



[illegible][illegible]

مجلسه اول

نہ چھیڑا جائے۔

[illegible]

تاس شمس











*[Faint, illegible handwritten notes]*

1891

ہوا کہ انسان دنیا میں مخلوق سلیسہ خدا داد اور ماور زاد ہے کہ  
 آتا ہے۔ یعنی انسان بننے کی صلاحیت ماور زو ہوتی ہے۔  
 انسان بننے کے لئے مریخی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرنے پر انسان  
 میں انسان ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے انسان نہیں ہوتا۔ ایک  
 روایت میں انبیاء علیہم السلام کی تعداد ۱۲۴۰۰۰ بتائی گئی ہے  
 یہ سب حضرات انسان کی تربیت کے لئے تشریف لائے تھے  
 یہ کہنا مبالغہ نہ ہوا کہ یہ حضرات انسان پر ہوتے ہیں انسان  
 بننے کی استعداد خدا داد اور زاد ہوتی ہے۔ لیکن مسنونہ میں  
 انسان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو مبعوث  
 فرماتا ہے۔ اس مقررہ کیلئے تشریف لگنے کی وجہ سے مسنونہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ ارشاد کریم ہے  
 اِن سَيِّدُ وَلَدِ دُنْيَا۔

انسان دنیا میں جب آتا ہے تو مسیبتوں کے شرف میں  
 پھنس جاتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔

دریں دنیا کسے ہے، تم نہ بائید

اگر بائید بنی آدم نہ بائید

یہاں انسان پر غموں کا هجوم ہوتا ہے۔ اس قدر غم ہوتا



ہے۔ کہ جس نام کے لئے دینا میں آیا تھا۔ وہی پورا جاتا  
 ہے۔ وہ نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ پھر ایک انسان  
 ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے طرقت میں سے علم ہوتے ہیں ان  
 سب باتوں سے بات پانچ کا نمبر آخری۔ اور اللہ تعالیٰ  
 کے لئے اپنے ایک امتداد میں بیان فرمایا ہے۔

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا  
 وَأَخْرِجْهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ  
 كَيْفَ يَشَاءُ اللَّهُ مَا خَلَقَ ذَلِكَ  
 وَمَا يَشَاءُ اللَّهُ يُفْعَلُ

اپنے فضل سے پوری فرمائے گا۔ اور

یہ ہے اللہ تعالیٰ کا نام۔

قسم کے لئے کوئی فکر نہ کی۔ کہ خود کیرے  
 ہیں تشریف میں کہ بیابان ہر پہاڑوں۔ میں دینا میں ایک سوال  
 کہ اللہ تعالیٰ ہر سال کا خیرہ ہوتا ہے۔ تو خود میں سب علم  
 عزیز تشریف کرتے ہیں۔

میں سب علم اپنی کتابیں اور آسمان میں باواقی بارش  
 نما ہر سال ہوتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر سال  
 سکین۔ میں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر سال ہر سال ہر سال







## کا اتباع کرو۔

نسخہ میں ہے لیکن پھر بھی فرماتے ہیں۔

اَلَا تَدْرِيْ اَنَّ لَكَ فِيْ رِسُوْلِ  
اَللّٰهِ اُسْوَةً حَسَنَةً ۚ (الایہ)

ابنہ تمہارا ہے رسول اللہ

میں اپنا نمونہ ہے۔

اس سورۃ المائدہ رکوع میں ہے،  
یہ آیتیں دل نہیں بننا۔ جب تک کسی صاحبِ دل کو قرآن مجید نہ ملے  
یہ حدیث مشفقہ شریفہ میں آتی ہے۔ جو ہمارے دل میں کس  
کے درجہ کی کتاب ہے۔ صیغہ اس کو پڑھ کر آیتوں کی بات  
دل صاحبِ دل سے آتا ہے۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم فرماتے ہیں۔

دل سے نکلنے والی بات، جس سے اثر رکھتی ہے  
پھر نہیں لگتی پھر نواز گئے رکھتی ہے  
اسی کو قاری میں کسی نے مزل بیان کیا ہے۔

آپ نے انداز میں فرمادے کہ دل سے نکلے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو بالکل ٹھیک ہے

ہے۔ حمد حق اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم و حمد علی ذلک من الشہداء من ہر شاخ و شاخ



یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا ہے۔  
 جس سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ انسان  
 کی زندگی میں کتنی باتیں ہوتی ہیں جن سے  
 ہم غافل ہو جاتے ہیں۔ اور ان باتوں سے  
 ہمیں بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ان باتوں  
 کو سمجھ لیں تو ہم اپنی زندگی میں  
 بہت سی باتیں کر سکتے ہیں جن سے  
 ہمیں بہت سی باتیں پتہ چلتی ہیں۔  
 یہی نسل آرہی ہے۔

یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا ہے۔  
 جس سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ انسان  
 کی زندگی میں کتنی باتیں ہوتی ہیں جن سے  
 ہم غافل ہو جاتے ہیں۔ اور ان باتوں سے  
 ہمیں بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ان باتوں  
 کو سمجھ لیں تو ہم اپنی زندگی میں  
 بہت سی باتیں کر سکتے ہیں جن سے  
 ہمیں بہت سی باتیں پتہ چلتی ہیں۔  
 یہی نسل آرہی ہے۔

تو اور کیا ہے۔





Handwritten text in a cursive script, likely Urdu or Persian, enclosed in a rectangular border. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines, filling the page. The script is dense and flowing, with some characters appearing to be in a different script or dialect. The overall appearance is that of a historical manuscript or a personal letter.

[illegible]



[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

# الكل جمع في كل واحد

## الكل جمع في كل واحد

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين





تو نہ ٹال نہ منحوس نہ گویا تھی ہیں اس لئے کہ اس سے کہ سبب ہم کی  
 یہ تھی جیسا کہ سبب سے تھی ٹال اس کے بھی پڑتے نہیں تھے  
 کراہت سے ہیں جس سے شہادتیں اور اس کے بھی پڑتے  
 یہ پڑتے ہیں نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے شہادتیں  
 یہ ہیں کہ یہ پڑتا ہے۔

عمر و مدت کا کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس میں جو چیزیں  
 کے لئے لگائی گئی ہیں وہ تو جتنی ہی ہیں، جب تک کہ ان کے  
 کمال کی نسبت میں اس میں کمی نہ ہو۔ اس کے  
 اصح نہ ہوگی۔ اصح قلب کے لئے بھی اس میں کمی  
 لگائی گئی ضرورت ہے۔ اعضا سے ملنے والی قوتیں  
 جب تک کہ آٹھ دس سال کے کمال کی نسبت قریب نہ  
 ہو۔ اصح قلب کے لئے بھی دماغ کی نسبت قریب  
 ضرورت ہے۔ قلب کے اصح دماغ کی ہوتی اور آخرت  
 کی بات کا مدار ہے۔ کمال کی نسبت قریب کے لئے  
 اصح قلب نہ دنیا دار کی ہوتی ہے اور نہ علماء کی  
 دین بادشاہ ہے اور دنیا دار وزیر ہے۔ اور اعضا  
 کی قوت ہیں۔ بادشاہ کو صحت ہوتی ہے۔ اور دنیا دار کو

درست ہو جاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے۔

ان فی الجسد لثلاثة  
انوار: نور القلب، نور العقل، نور البدن  
جداً شک انداز کے جسم میں  
البدن، ایک پوشش کا ٹکڑا ہے  
جس وہ درست ہو جاتا ہے  
تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے  
اور جب وہ بُتر جاتا ہے۔ تو

سارا جسم بُتر جاتا ہے۔ چنانچہ وہ وہ دل ہے  
انوارِ دل ہے۔ یہ تین آئینے ہیں۔ تو سارا دہرو و نالچ ہوگا اگر دل میں  
نور نہیں ہے۔ پس یہ تین آئینے ہیں۔ اگر سارا دہرو و نالچ ہوگا  
انوارِ دل ہے۔ اس شخص کی صحبت میں ہوتی ہے جس  
کا دل صاف ہے۔ شہد ہو۔ احمدیہ قلب کے لئے پہلی  
لکیر ہے۔ اگر اس شخص میں انوار نہیں تو اس کی  
صحبت میں کبھی انوار نہ ہوگا۔ اگر یہی واؤں کو تو جانے  
دے۔ وہ تو انوار کے خلاف ہے۔ یہی آتشا ہے۔ علماء میں  
بہت کم انوار ہوتا ہے۔ میں اکثر یہ سوال کیا  
تو انہوں نے کہ کسی مرگواں کا ٹیپو یا میڈیا ہے۔ کسی فاجر کو





شرعاً سے منع اور شہادت سے منع ہیں۔

۱۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

پیس آکر نہ لے کر اللہ تعالیٰ سے

۲۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

نی فرما کر دے اور جو شخص

اس کی نیت کرے۔

۳۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کو

نہ دے نہ اس مال کو دے

تو اس سے منع ہے۔

۴۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

نہ دے نہ اس مال کو دے

۵۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

نہ دے نہ اس مال کو دے

۶۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

نہ دے نہ اس مال کو دے

۷۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۸۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۹۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۱۰۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۱۱۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۱۲۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۱۳۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

۱۴۔ کہ جو شخص اپنے مال کو

آپ کو فریاد ہے۔ آپ، وہ بھر خرید و فروش کی چیزیں  
 پہنچ کر خریدتے ہیں۔ دنیا کے معاملہ میں تو معلوم ہوتا  
 ہے کہ دنیا دار کی ہار آگیاں ہیں۔ لیکن وہیں کے معاملہ میں  
 یہ پخت انداز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں بڑے  
 مہربان انگاری سے کام لیتا ہے۔ جو نہیں دیکھا کر آجائے  
 وہ سائیں جی کہتا ہے۔ خواہ اندر پورا شیطان ہو۔ وہ  
 وہاں اندر آؤں گا اس کے گرد ہر وقت مہربان رہتا  
 ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا۔ اسی قسم کے  
 ایک سائیں صاحب شیخ پورہ میں بھی فقیروار ہوئے تھے  
 بڑے بڑے افسر اس کے مستقر ہوئے تھے۔ پھر وہ  
 وہ ایک عورت کو افوا کر کے بھاگ گیا تھا۔ کسی نے  
 اسی قسم کے لوگوں کے متعلق کہا ہے۔  
 اسے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس ہر وقت بنیاد داد دست

قلب کی اصلاح نہ ہوئی تو دنیا کی برباد اور  
 آخرت بھی برباد ہو جائے گی۔ میں چھ عرفیہ کہ چکا ہے  
 کہ اصلاح قلب کے سٹے پہن شرط اخلاص ہے۔ انہیں

صاحبِ انوار کی صحبت میں مدت مدید تک رہنے سے  
 پیدا ہوتا ہے۔ بشریکہ عقیدت ادب اور اساعت کی  
 تہذیب کا اس کے ذریعہ اس کے ساتھ کشش ہو جائے  
 کہ کہانی اور صاحبِ انوار کی صحبت نصیب نہیں  
 ہوتی۔ وہ علماء کی سیوے بازی کرتے ہیں۔ میں بھٹی  
 ایک ہی وقت گیا ہوں۔ وہاں ایک سیٹ صاحب نے  
 مجھے بتایا کہ قبیلہ کے لئے ہم جن علماء کو بلا رہے ہیں  
 ان میں سے اکثر سروسے بازی کرتے ہیں۔ ان میں سے  
 کچھ ہارے کی فہرست کا مدار ہے۔ جس عالم دین کے  
 اندر انوار نہیں۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا ارشاد ماحضہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	عن ابن مسعود قال قال
عن روایت ہے کہ رسول اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا	وہو من تصارحاً
جس شخص نے اس قسم کو کیا	عن یسری بن جبہ عن
جس سے ذرا کی خوشنویں نصیب	لا یترک من لا یترک
کی باقی ہے۔ لیکن اس غرض	بہد منہا حسن الدنیا



یہ اس طرف بہت دیر تک رہا

اور اس کے بعد وہ لوگ

سے ایک ایک کر کے وہاں سے ہٹ گئے  
جو وہاں کھڑے تھے۔ تو کیا اس نے وہاں سے  
کوئی چیز لے لی تھی؟

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اسلام فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے وہ ایک شہید کو پانچ  
اللہ تعالیٰ نے پانچ بار اللہ تعالیٰ نے اس سے پانچ  
کہ میرے لئے کیا کرے؟ آئے ہو وہ عرض کرے کہ  
اس نے ارشاد میں ہے کہ تم میری راہ میں جہاد کیا یہاں تک  
کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فائز بنے۔ کہ تم نے  
یہ سب کیا اس لئے کیا تھا۔ کہ تم بہادر گاہا ہو گئے  
فقیہان و علما و محدثین کہہ دیا کیا تم میری راہ میں  
جہاد ہو گئے۔ انہوں نے کہا جہاد میں۔ اسی طرح ایک  
اور ایک کہہ دیا ہے۔ میں جہاد میں کہ تم نے جہاد  
کی نیت نہ کی تھی۔ اور اس طرح کہ تم نے جہاد  
میں نہ کیا تھا۔ کہ راہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اور  
نہ جہاد میں نہ تھے۔ ظہر میں کی نیت نہ تھی۔ اس لئے  
انسانی کا بادشاہ وہ ہے۔ اس لئے اس کی رعیت  
ساری سلطنت کی رعیت کا ہمارا ہے۔

جہاں سے جہاں تک کہ سب سے بڑی رکعت ہے  
پر نہیں آتی ہے پر وہاں تک کہ رکعت ہے  
بیشمار کہ ایک واسطہ اور وہ ہے وہاں سے  
اس وقت تک کہ رکعت پڑھتا ہے۔ ہر چہ تفسیر انکار ہی  
آتا ہے۔

اگر کہتے ہیں۔

اللّٰہُ اَکْبَرُ تَعَالٰی حَسْبُ اللّٰہِ  
ہاں کہ جہاں تک کہ تَعَالٰی  
کہاں سے اس سے بڑھ کر کوئی  
ترجمہ ہے۔ اس کے دو نام ہیں  
کہ کسی سے بڑھ کر تَعَالٰی نہیں  
کہاں

یہ تَعَالٰی ہی ہے کہ بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے

یہ تَعَالٰی ہی ہے کہ بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے  
بڑبڑاتا ہے بڑبڑاتا ہے

ہوں گے۔ کہ ان کا ایک بھی اُمّتی نہ ہوگا۔ یعنی کہ  
ایک اُمّتی۔ بعض کے وہ۔ سب، بنی اُمّتی ہی ہوتے  
ہیں۔ مگر اُمّتیں ناسبق تھیں۔

اللہ والے خدمتِ دین کا اجر لینا تو درکنار۔  
وہ تو یہ شرط کرتے ہیں کہ نہیں لیں گے۔ وہ تو یہ  
سمجھتے ہیں۔ کہ اگر بیماری طبیعت میں آجائے۔ تو  
پارے ایک ایک منٹ کی قیمت بارگاہِ الہی سے لیں  
اور ہم ہر خدمت میں کامیاب ہیں ایک شخص کی ہر  
اصلاح نہ ہو۔ ان پر اللہ تبارک کی رحمت نازل ہوتی  
جو دنیا میں سکونِ قلب اور آخرت میں نجات کا سبب  
بنے گی۔ دنیا دار اگر ان کو مریضہ بھی دیکھ دے  
تو وہ بالکل بیکار ہوں گے۔ کیونکہ وہ مریضہ کے ہر  
پہلو پر رہ جائیں گے۔

میں آقا ماشاء اللہ اس لئے کہہ گیا ہوں کہ بعض  
مادرِ زاد ولی ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کاندھلہ جہاں کے  
حضرت مودنا حافظہ محمد اور لیس صاحبہ شیخ الحدیث  
جامعہ اشرفیہ لاہور رہتے تھے۔ میں ایک نہ ایک



مادر زاد ولی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک شخص حضرت گویا  
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ورد و نوائف  
کے ساتھ عرض کیا۔ حضرت گویا رحمۃ اللہ علیہ حمد و ثناء  
نہیں دیا۔ اور باطن کے کامل تھے۔ اس سے فرمایا۔  
تیرے جیسوں کے لئے ورد و نوائف حرام ہیں۔ تمہیں ان  
کی ضرورت نہیں۔ وہ یہ ہر شخص سے تصور فرماتے تھے  
کسی نے کہا ہے۔

وہ را ولی سے مستفاد

روای کہ ولی پڑھتا ہے، وہ خود کامل تھے۔ اس کو  
کہہ کر پہنچایا کہ یہ ولی ہے۔ یہ علم غیب نہیں ہے  
غیب، حاذق مرید کا شکل دیکھ کر اس کی مرضی بتاتا  
ہے۔ بہرہ کے ایک حکیم صاحب کے متعلق سنا ہے۔ کہ اگر  
مرضی اپنا بیان کرتا تو وہ تارنہ ہوتے تھے۔ خود ہی  
مرضی بتاتے اور خود ہی اس کے اسباب بھی بتاتے۔ کیا  
وہ علم غیب سے بہرہ رکھتے تھے۔ اگر نہ تھے تو بیماری تیب  
کو تباہ کر دیا۔ تیب سے پہلے دفتر سے آئے تھے۔ بعد ہندو۔  
مسلم سب، طبیعہ کا لہجہ میں داخل ہو کر حکیم حاذق کی بند

حاصل کیا کرتے تھے۔ وہ کیا خاکِ مرثیہ کی تشخیص کریں گے۔

موتا پایہ کہ سما خون شیراز

میرزا سید احمد شاہ نے کہا تھا کہ یہ ہے۔ کیونکہ وہ میرزا

سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

میرزا سید احمد شاہ کے سبب کہہ رہے ہیں۔ کاش وہ

شکر سید فریاد ہے۔

سب کو یہ مسلم ہے کہ معبود وہی ہے  
 کہ میں نے سچے سچے میں کہ مقصد وہی ہے

یہ ہے اخلاص۔

آخر میں غنیمت کرتا ہوں کہ اسے اندر استوار ہو۔

تو اس کی جہت میں غنیمت ہے۔ اس کے لئے حقیقت

ہو۔ اس کے لئے شکر ہے۔ وہ ہے

نہیں شکر نہیں پر نیار

میں نے غنیمت کو ہی کہہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے

میں نے اس کو کہہ دیا کہ اس کی توفیق دے اور اسے آئیں

یہ ہے

میں نے اس کی توفیق دے اور اسے آئیں

میں نے اس کی توفیق دے اور اسے آئیں

میں نے اس کی توفیق دے اور اسے آئیں

میں نے اس کی توفیق دے اور اسے آئیں

میں نے اس کی توفیق دے اور اسے آئیں



کی ہے۔ وہ بھی انسان کے مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔  
روحانی بیماریاں بھی بہت ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں ایک  
وہ جن کا مرض ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔  
بیماریوں کے مریضوں کے لئے نہ شفاعت ہے اور نہ بخشش  
ہے۔ اور وہ تین ہیں۔

۱۔ شرک۔ ۲۔ کفر۔ ۳۔ نفاق اعتدالی۔ دوسری قسم کی  
بیماریاں ایسی ہیں۔ جن کے مریض دوزخ میں جائیں گے۔  
بائتھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت  
سے دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔  
وہ بھی بہت ہیں۔ بطور مثال عرش کرتا ہوا۔ کبر۔ غیبت  
حسد۔ اگر ان بیماریوں کے مریضوں کے دلوں میں ایمان ہے  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے  
دوزخ سے نکل آئیں گے۔ میرا فرض ہے۔ کہ اپنی شفاعت  
کو ان روحانی امراض کی علاج دوں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں  
شفایاب ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے کی توفیق دے۔ میں  
ان امراض کے کتاب و سنت سے حوالہ جاستہ نہیں نکل  
کروں گا۔ کیونکہ میرے احباب میں سے بالخصوص وہ



میں ان کا ذکر سورۃ الشوریٰ میں پایا جاتا ہے۔

وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قُلْ

جسب منافق آئے ہیں وہ تو

لَشَرٌّ لَّكُمْ إِنَّمَا يَرْغَبُونَ

میں تو کئے ہیں تم سے بدتر

بِعَمَلِهِمْ إِنَّكُمْ لَعُنُونَ

جو ہیں اپنے آپ کو بے ایمان

لَأَنَّ الْمُكَذِّبِينَ كَانُوا

بے ایمان کیونکہ ان کے

سورۃ انفقرہ شروع ہے۔

کہ یہ سچا ہے کہ سچا ہے

وہی سچا ہے۔

نہ تو سچا ہے نہ سچا ہے۔

نتیجہ یہ تھا کہ جسب تک انسان سے دل میں اللہ تھا

کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت

یقین نہ ہو اس وقت تک کہ نہ ایمان نہ کفر نہ کوئی

حقیقت نہیں رہتا۔

وہ سبک پیاریاں جن کے ہر ایک کے ساتھ اللہ

نہی ہے اور نبی بھی

اللہ شہید حیرت شہید ہیں۔

ان اللہ صلی علیہ وسلم کی

کما قاتل انہ من اللہ صلی علیہ وسلم

سب سے بڑا شہید ہے

سب سے بڑا شہید ہے





پہ جب حاسد کی نیکیاں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ تو  
 اس کا ٹھکانا دوزخ کے سوا اور کہاں ہو گا؟ ہاں اگر  
 دل میں ایمان ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی شفاعت کی برکت سے بالآخر دوزخ سے نکل آئے گا۔  
 حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے پہلے  
 کا مرگنا تھا۔ جس نے اپنے بھائی کو حسد سے قتل  
 کیا تھا۔

۱۰ کبیر۔ کبیر بھی ایک مہنگی بیماری ہے۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کبیر کی معنی خود بیان فرمائی ہیں۔  
 بطور الحق وغیرہ اس سے بھاگنا چاہئے۔  
 اور لوگوں کو متنبہ کرنا۔

اور یہ بھی درپیش شریف سے ثابت ہے۔ کہ جو  
 شخص کے دل میں کبیر ہوگا۔ وہ ہمیشہ میں نہیں رہے گا۔  
 یعنی پہلے پہل نہیں رہے گا۔ پہلے تو دوزخ میں رہے گا۔  
 پھر اگر دل میں ایمان ہوگا تو بالآخر رحمت الہیہ  
 کی شفاعت کی برکت سے دوزخ سے نکل آئے گا۔  
 اور اگر ایمان بھی نہیں ہے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ

سب سے بڑا۔ جس طرح فرشتوں کی برائیوں سے حضرت  
 موسیٰؑ جو اول السزم پیغمبر ہیں انہیں ذلیل خیال کرتا ہے  
 نہ خود اپنے اندر ایمان بھی نہیں ہے۔ اس لئے دونوں  
 سے کسی نہیں ملے گا۔

۱۰۔ محبوب۔ محبوب بھی ایک روحانی محکمہ پیاری ہے۔  
 جس سے اس محبوب کی پیاری کا۔ پس ہے۔ محبوب کا مطلب  
 یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو  
 نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور  
 کرم نہ جانے۔ بلکہ اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ خیال  
 کرتے۔ مثلاً ایک طالب علم امتحان میں کامیاب ہو کر  
 یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اگرچہ میں نے کامیابی کیلئے  
 محنت کی تھی مگر کامیابی منی اللہ تعالیٰ کے فضل و  
 کرم سے ہوئی ہے۔ ورنہ کئی قابل اور محنتی طالب علم  
 امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ یہ طالب علم  
 اللہ و پستی کے مرئی کا مرئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 سے اسے اس ہونے۔ اس کے علاوہ میں دوسرا طالب علم  
 اپنی کامیابی کو اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ خیال



کرے۔ اس فحشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی رحمت سے  
دور۔ اس کے بعد خود تر۔ اس کے بعد دور ترین ہو  
جائے گا۔ آپ خود خیال کریں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے  
دور ترین ہوگا۔ مرنے کے بعد اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا۔

### ادائش رومانی کے مصالح

اسبب رومانی کے احباب جب اپنی ادویات کی فہرست  
شائع کرتے ہیں۔ تو ٹائٹل دیکھتے ہیں۔ یہ دوسرے  
رسپیڈیاری کا ہے جو سنا سہتا ہے۔

اسی طرح ادائش رومانی کا بھی ایک فہرست رومانی  
سہتا۔ ان امرائش رومانی کے مصالح صوفیائے غلام ہوتے ہیں۔  
بشریکہ کوئی کرا اور مہربان اللہ تعالیٰ کا بندہ مل جائے۔  
کمرے صوفی کے لئے پہلی شرط التجربہ کتاب و سنت ہے۔  
جو کتاب و سنت کا قبیح نہ ہو وہ خود آتا ہے۔ پھر شرط  
آئے لاکھوں روپیہ رکھنا کہ اس کے ذریعہ علم کو  
اس کو طرف زماہ کھانا کر دینا کتاہ ہے۔ اس کی زیادہ  
کرنا حرام ہے۔ اور اگر غائب سے ہمہ جائے تو تو زماہ فہرست  
عین ہے۔

در بیان آثار شریفه مصنف در این کتاب

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

در بیان آثار شریفه مصنف

ہو۔ غیر اللہ کی فنی ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص مسیحا  
 اللہ کے واسطے بناتا ہے۔ اس میں وراثت نہیں چاہی  
 مگر شیطان اس میں دل میں خیال لگاتا ہے کہ لوگ کہیں  
 فلاں شخص سے بہت خواہش کرتے ہیں۔ بنائی ہے۔ اگر  
 تربیت یافتہ ہوگا تو اس میں خیال کو روک دیا۔ اگر رو نہ  
 کیا۔ تو شیطان اتنی بڑی نیکی کے کام کو ضائع کر دے گا  
 مادی جب تک تنبیہ نہ کرے۔ تو شیطان اس کی نکل کر  
 بچنے دیتا۔

مادی آخرت میں اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے کا  
 نظام اور منہل شیطان کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ وہ نیکی  
 کی طرف اور یہ برائی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ دونوں  
 آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کہ ہے ہیں۔ آخر  
 قیامت تک رہیں گے۔

بھڑپا اگر بکری کو پھانسا جائے۔ تو وہ بھڑکے کسم کی  
 نہیں رہتی۔ اسی طرح زیادہ اور سمجھ نیکی کو باقی نہیں  
 رہنے دیتے۔

شیطان ایجنٹ ضرور غیر اللہ کا خیال لگاتا ہے۔ اگر تربیت یافتہ



[illegible]



شأن انگریز نہ پائو گے کرتے ہیں۔ وہ دوسری جہانت

کے جو سوس ہیں۔ جو آپ کے شہر میں

کے شہر میں اٹھ تالیف و سلم کے حضور میں اپنی اہمیت

کے آگے آگے تھے۔ بلکہ یہود نے کسی۔ آئی۔ ڈی بن کر ان

کے جو سوس کر رہے آگے تھے۔ اپنی اہمیت کے شہر میں

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے

کے شہر میں تھے تھے۔ بلکہ یہود کو رہا لیں پہناتے کیے





بسم الله الرحمن الرحيم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

خود را در آستانه ای که  
 کوی کویش از آستانه ای که  
 دنیا و دین را در آستانه ای که  
 رسوا کرے گاه

من شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

رسوا کرے گاه

شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم  
 شانه و حقیقت و حقیقت  
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

نماز اللہ کی نشانی سے  
 ایسا واقعات معلوم ہیں کہ  
 اس کے دین سے دنیا کو دیا کہ  
 اور نہ دین رکھتا ہے۔ ایک کو  
 اس نے وارث بھی کر لی اور  
 اس نے وارث بھی کر لی اور

کتابخانه عمومی

بسم الله الرحمن الرحيم

گفته پس ذات شریعت و ذات مشرعه از یکدیگر متمایز

پیشانی - تو مشرق - رخسار - یار - لب - لعل - کمر - زلف

1891

1891-1892

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

— 10 —

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

تاریخ طبرستان در زمان قاجار

[illegible]

میں پروردگار کی طرف سے

وہاں سے آئے ہیں۔

نہایت خوش ہوں کہ تم

تجربہ جہان میں کیا ہے اس سے اسے

نکین و نیکوئی کا اس نیت میں فکر ہے۔ حکومت و ریاست  
 کے امور میں اس نے اس نیت میں نہیں کیا کہ تو انبار لگا دیتے۔  
 کہ ہنگامہ لگنے کی وجہ سے شہر میں نہیں چھوٹی۔ اس کے نتیجے میں  
 اس نے سب کو اپنی طرف کھینچ کر رکھا۔ شہر میں اس نے ہر  
 طرف سے شہر کو آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر  
 طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر

تاریخ میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں  
 اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر  
 طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے  
 آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔  
 یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر  
 میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے  
 ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے  
 آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔

نیکوئی کا اس نیت میں نہیں کیا کہ تو انبار لگا دیتے۔  
 کہ ہنگامہ لگنے کی وجہ سے شہر میں نہیں چھوٹی۔ اس کے  
 نتیجے میں اس نے سب کو اپنی طرف کھینچ کر رکھا۔ شہر  
 میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے  
 ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے  
 آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔  
 یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر  
 میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے  
 ہر طرف سے آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے  
 آباد کیا۔ یہاں شہر میں اس نے ہر طرف سے آباد کیا۔

پر روک لے گا۔

ہمارے قانونی خاندان میں یہ مشتق کرائی جاتی ہے۔  
 کہ تحت الشریعہ سے عرش مہل ہے۔ اور تھانے کے مال کو  
 نہیں۔ اور تھانے کی وجہ سے یہ مشتق کرائی جاتی ہے۔  
 لا اقصیٰ لا یشترک لا یجوز لا یجوز لا یجوز لا یجوز  
 لا یجوز لا یجوز لا یجوز لا یجوز لا یجوز لا یجوز  
 یہ مشتق سے کرائی جاتی ہے۔ کہ مشتق سے کرائی جاتی ہے۔  
 جازن اور کرائی جاتی ہے۔ کو تو جانتے ہیں۔  
 باتوں سے جازن کو کرائی جاتی ہے۔ کو تو جانتے ہیں۔  
 اقتضایں جازن میں ہیں۔ یہ جازن نہیں جانتے ہیں۔  
 خیر میں جازن میں جازن میں جازن میں جازن میں  
 جازن میں جازن میں جازن میں جازن میں جازن میں  
 کرائی جاتی ہے۔ اور جازن میں جازن میں جازن میں  
 کسی طرح میں جازن میں جازن میں جازن میں  
 کرائی جاتی ہے۔ اور جازن میں جازن میں جازن میں  
 جازن میں کرائی جاتی ہے۔ اور جازن میں جازن میں  
 جازن میں جازن میں جازن میں جازن میں جازن میں



نہ ہوا کر آئے ہیں۔ یہی وہی حال نہ ان کی ہوتی ہے  
 نہ ان کی دین اور ان کی روحانی سے نہ وہ شرا پائے ہیں  
 اور نہ یہ شیطان لعین قیوم قدم چہ زیاد لانا ہے۔ اس  
 سے ان وقت ہوتا ہے کہ تہذیب سے ہے جس طرح دشمن  
 کے تہذیب اور ہوتے ہیں۔ پہلا دشمن گنہگار ہوتی ہیں۔  
 تہذیب دشمن کے مقابلہ میں اس سے کام لیا جائے۔ اسی  
 میں دشمن کے مقابلہ کے لئے یہی ہے وقت دشمن کی  
 دشمن کی تیار رکھنی چاہیے۔ یہ ایک وقت ہے۔  
 شہ تیار ہے۔ اور اگر زیادہ اور سمجھ دوں اور پھر  
 سے بن گئے کہ غیبت کی توفیق عین فرماتے ہیں۔  
 اللہ اعلم

اور یہی ہے کہ تہذیب اور تہذیب

انسان کی اصلاح اور تہذیب اور تہذیب  
 یہ تہذیب اور تہذیب اور تہذیب اور تہذیب  
 اور تہذیب اور تہذیب اور تہذیب اور تہذیب

کہ کسی کو اپنی صحبت کی طرف متوجہ نہ فرما دے۔ اور یہ  
نفسیہ العین ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں کسی کا نسبہ نہیں ہوتا۔ اور  
ایم۔ اسے کر کے دیکھ کر کسی کی عزت سے بہت کسی کا فتنہ  
میں افسر ہوتا ہے۔ اور یہاں تک کہ اس کی عزت سے ریختہ ہو جاتا  
ہے۔ یعنی ان کا مقصد ہر ایک سے ان کی عزت ہوتا ہے۔  
کو خواہ یاد ہی نہیں رہتا۔

اگر والد آباد مریم حبیبہ فرما ہے۔  
کیا کہوں احباب ہیں۔ اور یہاں کر کے  
ہی اسے جو ہے، اور اسے پڑھتی ہیں۔  
اور اصلاح میں بہت ہیں۔ اور اسے تو بہت ہوتے ہیں۔  
سے ہاں روحانی اور ان سے ملے ہیں۔ اور یہاں بہت ہیں۔  
نام چمکتے ہیں۔ اور یہاں کی طرح سے ہیں۔ اور یہاں  
ہیں۔ اور ان روحانی کا نام ہے۔ اور یہاں کی صورت ہے۔ اور یہاں  
ہو رہی ہے۔ اور یہاں بہت ہیں۔ اور یہاں کی صورت ہے۔ اور یہاں  
میرے دوست ہیں۔ اور یہاں بہت ہیں۔ اور یہاں کی صورت ہے۔ اور یہاں  
ہر حضرت کو وہی رہتا ہے۔ اور یہاں بہت ہیں۔ اور یہاں کی صورت ہے۔ اور یہاں  
کتاب کا ایک سہارا ہے۔ اور یہاں بہت ہیں۔ اور یہاں کی صورت ہے۔ اور یہاں

کی کراچی کی۔ جو کہ بار بار وہ دیا شدہ تھا لیکن فراموش  
 وہ حضرات بنے۔ بعض حضرات چائے ہی پڑھتے ہیں۔ وہ  
 سلسلہ دینی زلیخا ہے۔ اکثر حضرات بائیں پہلو پر سب  
 ہیں۔ یہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ  
 ہائے ہیں۔ وہ نابھ کے قاضی ہیں اور بائیں سے آگے  
 آگے ہیں۔ یہی احمد بنایا باقم میں سے اکثر اندھے  
 ہیں۔ بشمول سید ابوالکریم ویسا۔ آفتاب احمد  
 نعیم و نسیم کو صدیق اکبر رشید احمد نے پتہ دیا  
 دیکھ لیا تھا۔ ابوالکریم سید ابوالکریم ویسا۔ پھر اس  
 اندھے سے ہم دنیا سے گیا۔ احمد احمد فراموش نہیں آگے  
 سے فراموش نہیں سید قمران حسین احمد صاحب مدنی  
 کو دیکھ سکا۔ آگے یا احمد بنایا۔ یہی سید ہیں کیا کہہ  
 ہیں۔ کہ اندھے صاحب سے پتہ کر رہی۔ نور احمد ہیں کہ  
 پتہ صاحب احمد کر رہی۔ احمد والوں سے جو توبہ کی ناک  
 کو آگے لیا۔ احمد بنایا چاہئے۔ تو بائیں کی بنائی بنی  
 ہوئی ہے۔ پھر احمد بنایا ہے۔ کوئی نہیں۔ کوئی نہیں  
 میرا نظر آتا ہے۔

اس قسم کے دو دستبردار ہیں۔ پہلے ہفتی امتحان کا شروع  
 اسلئے ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک کا امتحان ہوتا ہے  
 دوسرے ہفتہ ہوتا ہے۔ ہفتوں میں ہفتہ بتایا۔ کہ اس کو  
 کوئی سمجھ کوئی گنت۔ کوئی بیٹریا نشر آتا ہے۔ جس کو  
 ہم انسان کہتے ہیں۔ یہ انسانیت کا سائنس ہے۔ انسانیت  
 اگر آئے گی تو اس میں آئے گی۔ نیا انسانیت کا  
 بنائے ہیں۔ انسان کو انسان کے معنی ہیں۔ کہ خدا اس  
 سے۔ انسانی ہو جائے۔ انسان کی اصلاح اس کے تفسیر کی  
 انسان بہ موقوفہ ہے۔ انسانیت کا تفسیر کے  
 قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ  
 ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 اُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

جس میں انسان اور انسان  
 نہیں دیکھ کی۔ اگرچہ انسان  
 کے پاس پاک، دل سے کر آیا۔

رکوع ۵ پ ۱۱

تفسیر مجیدہ۔ انسانیت کا تفسیر کے  
 نہ پتہ کی ہے نہ انسانیت۔ نہ ہمارا دیکھ نہ ہمارا  
 جسے اور نہ سوائے خدا کے کسی کا دور ہو۔ یہ تفسیر



الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد فقد حضر في هذا المجلس

العلماء والفاضلون

والشيوخ والمحدثين

والطلاب والدارسين

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر

العلم والفضل

والذين هم على قدر



کوئی مادی نہیں بنا۔

یہ یاد رکھئے کہ جو لڑکی ہماری تقدیر میں لکھی ہے۔

اس کو دوسرے جا نہیں سکتا۔ وہ ہمارے لئے آکر بیٹھی

خواہ اس کے والدین رشتہ دینے سے انکار بھی کریں اور

جو لڑکی ہماری تقدیر میں نہیں ہے۔ وہ ہمارے لئے آکر بیٹھی

نہیں سکتی۔ خواہ ہم مانگ جتن کریں۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ اصطلاح کا مادہ اصطلاح قسب

ہے۔ اس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ

کا ہے۔

وہ شے انسان کے جسم میں

ہوتی ہے ایک گوشت کا ٹکڑا ہے

جب وہ درست ہو جائے تو

سارا جسم درست ہو جاتا ہے

اور جب وہ ٹکڑا ہو جائے تو سارا جسم بگڑ

جاتا ہے۔ جو دوزخ اور دوزخیت کا باعث

دل ہے۔

ان فی جسد مضنۃ

اذ صاحت صیۃ جسد

لہ و ذل فسادت فسد

جسد کہہ گا و ذی القلب

دل مادی کی صحبت میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ قاعدہ بنیاد کا

بھی نہیں آتا۔ جب تک استاد سے نہ پڑھا جائے۔ دل کی

اصلاح کے معنی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پرورد  
نہ ہو۔ بلکہ دین پروردی اکثر یہ ذاتی دیتی ہے۔ کہ  
یاجے نہ۔ بائٹے تو ہم جنازہ کو کھڑا نہ دیں گے۔ نہ  
تربیت یافتہ ہے تو وہ جواب دہ کا کہ خدا کرے تم  
جیسے دین میں سے جنازہ کو اندھا نہ ہیں دین۔ جنازہ کو  
کرنا اللہ نام ہے۔ کیا وارث جنازوں کو بارپوشی کا نام  
نہیں کہیں کہ تم تو ریاکار ہو۔ اور وہ دوسرے سے  
کھڑا دیتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو تو وہ اپنے  
نیک بندے یا فرشتے کو بھیجا دے گا۔ ہم جنازہ اللہ سے  
نے ہیں جو اس کے ساتھ رہتے ہوئے ہمارے ساتھ  
رہ سکے ہم اس کے ساتھ نہا جائیں۔ ہر اس وقت میں  
نہیں ہمارے ہوتا۔ ہم اس کی پرواہ نہ کریں گے۔ میں  
اگر ہوں نہ ہوں۔ بیت۔ بہن۔ ہفتی۔ جب تک سے یاد  
ہیں۔ جو کو ہدیہ وہ پیاری لگتی ہے۔ جو بھائی و بھائی  
بھی ہوتا کرے۔ و محبوب۔ و مرزا۔ اور ہا و رہیں جی تو  
سید شمع کا یار آسمان پر اللہ تعالیٰ اور زمین پر  
رہتے مہمیں ہیں۔ یا پھر اللہ والوں کو سید شمع کا یار



میں نے اپنے دونوں مریدوں کو کبھی ایک پیسہ بھی  
 نذرانہ نہیں دیا تھا۔ اس وقت اتنی وسعت ہی نہیں تھی  
 جیسے آج کل ہے یا پچیس روپیہ کہیں سے دلوادیسے  
 پانچ سو روپوں کو دے دیتا اور کچھ راستہ کا خرچہ کہ  
 جیتا۔ باقی بیل لٹا کر یہ دوا کر کے ان سے حضور میں پہنچ  
 جاتا۔ بس وہ وہاں حضرت سے عشق تھا۔ اور ان کو بڑے  
 سے سب سے عزیز تھا۔ جیسا ہیں تادم خدمت ہوتا  
 تو حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ پھوٹے نہ سکتے۔ سب  
 سے فرماتے میرا بیٹا کیا۔ باری ماں کو کہتا جیسے کہ  
 احمدی کیا ہے۔ اس سے سٹے لپھوں کی روٹی شہار اور  
 تانے نہ ہو۔ کیونکہ ان کے ہاں اکثر جوہر کی روٹی پتی  
 تھی۔ کھانا کھانے کے بعد فرماتے۔ بیٹا! آگے ہو گے آپ  
 سید مرید۔ پھر باقی کریں گے۔

انصاری قادیان کے مافیٰ عرش کرچا ہوں۔ اللہ تعالیٰ  
 میری اور آپ کی خدمت قریب فرمائے۔ آمین یا اللہ عظیم  
 جس نے آپ قیامت کے دن ہم آگے کی۔ اس دن  
 میں نہ ہوں نہ آئے۔

وہ تو رستم تعاقب زمرغ آبی ہو  
گرچہ غرق بد ریاست خلک پر ہوتا

یہ آئینہ سمندر میں دیکھنے میں آتا ہے۔ ایک پرندہ پانی  
کی سطح پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک موج آتی ہے اور اس کے  
پیر سے گزر جاتی ہے۔ اسی طرح دوسری تیسری موج گزر  
جاتی ہے۔ مگر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے۔ جب آگ  
پڑھتا ہے۔ تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیروں کو  
پانی نہ آیا ہی نہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح سے دنیا میں زندگی  
بسر کرنا حکم ہے۔ کہ سب سے رہے۔ مگر سب کو غیر  
تکلیف۔ دلی تعلق فقط اللہ تعالیٰ سے ہو

گنتی و کردن فرق و رد

جو کہ احتیاج سب کے متعلق اس عیش کر گیا ہو  
یہ تو قتل ہے۔ اس کو حال بنانے کے لئے کسی صلاحیت  
کی تمتد سمیت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے اور آپ  
کو اس و اپنا حال بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا  
اللہ اعلم۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ یہ کسی کا  
حال ہو جائے۔ اس پر استقامت یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل

مے۔ اس لئے اللہ واسطے فرماتا ہے۔

خُذُوا زِينَتَكُمْ مِمَّا فِي كُنُوزِكُمْ لَا تَكُلُوا زِينَتَكُمْ قُلُوبًا

بِاسْتِغْنَاءٍ عَنْكُمْ قُلُوبُكُمْ فَاسْتَشْرِبُوا

توجہ نہ کرو اپنے کھزانوں سے لے کر لیں۔ اور نہ کھاؤ۔

اپنے دل سے۔ اور نہ چکھو۔ اور نہ پیو۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ استغناء سے مراد یہ ہے

کو دے دی جاتی ہے۔

یہ تفسیر میری ہے آپ کو نصیحت فرماتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

کو دے دیے۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ پیو۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ

کھاتے کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور نہ کھاؤ۔ اور نہ







تھا۔ تو وہاں سے القاب آیات سے منظور ہوا کہ توحید  
درہم اللہ تھا کہ کے نہیں یہ نام نہ ہو جس سے کہ  
گزارش اس سے اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ۔

اس مسئلہ پر ایک صحت جہانی کی بات ہے کہ  
کو اندر نہ ہو دنیا ہو بہو نہ ہو توحید توحید  
ہو۔ انکار نہ ہو پاؤں سے نہ ہو شریک تمام  
درست ہوں تاکہ دین و دنیا سے ہم ملو بی ہم تمام  
سکے۔ یہ صحت جہانی سے زیادہ مسائل کو صحت  
کی ضرورت ہے۔ کثرت کو جہانی صحت کی ضرورت  
جہانی صحت کا مثال ہے نہیں۔ انکار نہ ہو کہ  
کیا ہے۔ پاؤں و پاؤں کہہ کر میرے رو تپہ کو تپہ  
پاپ کو اور تپہ کے دان کو پاؤں نہ کر تپہ  
پرستہ کے جن اور روحانی پاؤں کے تپہ  
ملاق کرنا ہے۔ پر انکار کرنا نہ ہے۔ یہ  
تعمیر کرنا ہے تو ان کے لئے نہ ہے۔ انکار نہ  
ہو۔ یہ توحید کی پیروی نہ ہو تپہ نہ ہو  
انہیں پتہ تھا کہ وہاں کے تپہ کے تپہ

جائے تو وہ شہر میں گئے۔ اپنی کمزوری کا اقرار کریں گے اور  
کہیں گے کہ دنا کریں اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے کی توفیق  
دے گا فرمائے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مسرت و مسرت  
روحانی و دنیوی درست فرمائے۔ آمین یا اللہ یا اللہ

جسم مٹی سے بنا ہے۔ اس کی خزاں خزانہ سے پھر  
سبب روح پروردگار تعالیٰ سے آفرین ہے۔ یہ روح  
والوں کی غذا ذکر الہی ہے۔ وہ پھر جانتے ہیں کہ  
پیشے ہیں۔ اس لئے روح کو خدا پروردگار سے  
وَلَيْسَ الْبِرُّ بِمَا كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَوَاضِعُ  
الْوُضُوءِ وَنَحْنُ كَافِرُونَ  
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ مَا هُوَ عَلَى الْهُدَىٰ  
لَا يَرْجُوا يَوْمَ الْقِيَامِ  
روح تہ ہے۔

پہلے خزانہ

جس روح کو ہم نکالتے ہیں اس میں  
کیا نیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے  
اس کو یہاں عالم مروت کی تہ میں نکالتے ہیں

قائم رہ سبب کہ بادشاہ جب کسی جانور کو قید کر کے لے آتا  
 ہے تو اس پر پتہ مہوشی پہنچا دیتا ہے جو تندرستی میں  
 رہی قید خانہ میں رہی دھیت رہی ہوتا گھر میں شیر کو  
 بادشاہ کی خدمت میں لے آتا کہ وہ جانور ہوتا ہو یا نہ ہو  
 کو کھانسی لگاتی ہے۔ پھر وہ جانور کو کھانا پکھڑا کر دیتا  
 ہے تو وہی کھانا کھاتا ہے پھر کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 کو ایک جگہ لے آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جانور بھی  
 لے آتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ جانور بھی لے آتا ہے۔  
 انسان پر جانور کو کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 اس کے ساتھ ساتھ وہ جانور بھی لے آتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ  
 کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ کھانا کھاتا ہے۔ وہاں سے وہ



تو سمجھا جائے گا کہ اس کی روحانی صحت مثال ہے دوسرے  
ہے تو دوران کے آگے بڑھتا ہے کہ اس میں ہرگز  
تو نہیں سے اٹھ کھڑا ہوتا۔ نماز میں آگے و عقبہ کو  
کیا ہے یا فلاح کا تقاضا ہے۔ ہاں علی اللہ۔ اگر  
کھانے پینے کی چیزوں کی اشتیاق ہو۔ ہر چیز کھا  
تو بخیر نہ ہو۔ تو کھا جائے گا کہ جسمانی صحت بڑھتی رہتی  
ہے۔ ہاں فلاح اور بدن کو ذکر الہی کی اشتیاق نہ ہو تو  
کھا جائے گا کہ روحانی صحت بڑھتی رہتی ہے۔ یہ تھا  
نہی کہ اس پر ہر چیزوں کی اشتیاق درست فرماتے۔ لیکن

یا الہ العالمین۔

وہ غرض کہ جس کی محبتیں الہ بڑھ جائیں تو وہ غرض کی حالت  
سے۔ یہاں ہیں روحانی صحت میں صحت۔ اے تو لہذا  
نہیں۔ جسم اور پر کیا جاتا ہے۔ ہر چیز جسمانی صحت  
کے لئے۔ صحت کے سوا ہر چیز سے شفا کی امید  
رہتی ہے۔ اور جسمانی صحت کے بغیر کیا باہر صحت۔ روحانیت  
میں بھی صحت ہے۔ ہر چیز میں نہیں ہوا تو ہر چیز کے لئے  
سے روحانی صحت سے شفا ہو جائے گی۔ لیکن

حرام و حلال کے متعلق ہیں شر فیہ مدنی حرام اور مشتبہ مال کا  
وہ ہے جس کی آمدنی حرام کی ہے۔ اس کے بیوی  
بچوں کو اگر مال کو عبادت کی توفیق نہ ہوگی اگر کسی  
کو قبول نہ ہوگی۔ آخرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
ان شاء اللہ صلیب کا یقین رکھنا  
سب نہیں قبول کرتا مگر پاک  
چیز کو۔

حرام اور مشتبہ مال کھانے والوں کو نماز کی توفیق  
نہیں ہوتی۔ اگر کوئی زبردستی سے آئے یا شرم سکے  
مارے آباؤں تو نماز میں نہ دل لگتا ہے اور نہ  
نہت آتی ہے۔ سبب دینی کا بیس فیصد سبب نا اہل  
کی صحبت ہے۔ دربار مسلمانوں کے بیچ دعوت  
نہایت دیرینہ ہے۔ وہیں دعا میں گئے۔ اور  
ہوائی کا ہموار سوار ہوا۔ نا اہل کی صحبت  
میں نہ اور آواز نہ ہو سکے۔ دس فیصد سبب بیہوش  
کے ہاتھ سے ہوتے ہوئے کھانے پینے کی چیزوں کی  
کھا پیا۔

میرا دل چاہتا تھا کہ نامور سے کچھ نہ صلہ پر ایک  
 تربیت گاہ بنائی جائے جس کے چاروں طرف قد آدم  
 پیور ہو۔ اس قیور میں نقطہ ایک دروازہ ہو۔ اندر  
 رہنے کے لئے ہیں۔ جو احباب اپنی تربیت کرنا چاہیں  
 ان کو اس میں رکھا جائے۔ ان کے کھانے کے لئے لٹکے  
 نرس کے اندر اندر رکھی جائے۔ وہ کھانے پانے رہیں  
 اپنے رات سے گندم کو پکوا رہے ہیں۔ اندر خود ہی  
 کھیر کے بوتلیں ہیں وٹنا ٹوٹنا جا کر ان کو فکر الہی کا  
 بزدل نام تھا تو وہ اس کو نہیں دیکھتا۔ اس طرح بزدل  
 اسے تلاش میں اور غیبیہ رتوں میں کو کھانا چاہتا ہے۔  
 اسے فکر الہی کرنا چاہتا ہے تو کچھ اسے تلاش سے منہ  
 پھیرا ہوا ہے کہ وہ ان کو کچھ پانے نہ دے۔  
 یہ تربیت میں وہ اور غیبیہ رتوں کے مقابلہ  
 میں دنیا کی سب سے بہتر تربیت ہے۔ پختہ احباب  
 رتوں سے پاس ایک کمرہ زمین دیکھنے کے لئے  
 رکھی گئی۔ ان میں سید خواجہ شہید الوحید اور مولوی  
 سید الدین صاحب ہیں۔ ان کو بھی یاد ہیں خواجہ صاحب

کراچی چلا گئے۔ صدیقی صاحب دوسری طرف لکھتے  
یہ سکیم ختم ہو گئی۔

گویاں را بدستہ اندر درہم نیستہ  
خداوندان نصرت را کریم نیستہ

جن کو اللہ تعالیٰ نے دوست دی ہے۔ ان کو اس  
پہیروں کا خیال نہیں اور جن کو خیال ہے۔ ان کے پاس  
دنیوی وسائل نہیں۔  
اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی جہانی اور دنیوی  
دونوں محنتوں کو درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے  
آمین یا الہ العالمین۔

۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۵۷ء

جب تک باطن کی اصلاح نہ ہو اس وقت

تکسیر کا فائدہ نہیں ہے شریعت پر عمل کرنا اور اللہ سے  
عام طور پر مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ شریعت پر عمل



[illegible]

ان آتی ہے۔ جو جب تک یہ نہ نکلےں۔ صحت نہیں ہوتی  
 ٹاوی کی برکت سے یہ دونوں نکل جاتی ہیں۔ ٹاوی کو  
 اپنی توجہ سے طالب کے قلب کو بہت مایوس پڑتا ہے  
 بشمولیکہ طالب ٹاوی سے وابستہ رہتا ہے۔ جب تک یہ  
 دونوں روحانی بیماریاں نہ نکلےں۔ صحت نہیں ہوتی  
 درست نہیں ہو سکتا۔ اگر پوری پیاری ہے۔ تو  
 سنان اللہ! سب کچھ اسی کا ہے۔ جو مانع سب کے  
 لاکر دیتے ہیں۔ حبال کیا ہے۔ کہ اس کی ذرا کش ہوئی  
 نہ کریں۔

وَكَاشِفُ دُخَانٍ بِأَمْرِ مَوْلَانِ  
 (سورۃ شمس رکوع ۱۰) اور غور دل سے سمجھ لیں  
 عمل بھی ہے۔ اگر دل سے اثر کئی تو نکل نہ آتا اور  
 نہ وال لاکر دیتے ہیں۔ پھر کاشف دُخان بِأَمْرِ مَوْلَانِ  
 لئے کیا یہ واقعہ نہیں ہے۔

نہلہ رحمی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ہیں۔

عَنْ بِنِ غَمَرٍ قَالَ ہو نمبر روایت کرتے ہیں

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

وَأَمَّا مَنْ شَرَّ فَمِنْهُمْ فَهُوَ الشَّرُّ

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو

وہ نہیں جس کے ساتھ میری

کی بنائی ہے کہ میری کرتی

وہ وہ ہے جو توڑنے والے

سے دور رہے۔

اگر کسی شخص کو خوشی ہو تو اس کو خوشی دے۔

اگر کسی کو غم ہو تو اس کو غم دے۔

اگر کسی کو شادی ہو تو اس کو شادی دے۔

اگر کسی کو بیماری ہو تو اس کو بیماری دے۔

اگر کسی کو موت ہو تو اس کو موت دے۔

اگر کسی کو مال ہو تو اس کو مال دے۔

اگر کسی کو غنا ہو تو اس کو غنا دے۔

اگر کسی کو شرف ہو تو اس کو شرف دے۔

اگر کسی کو کھانا ہو تو اس کو کھانا دے۔

اگر کسی کو پانی ہو تو اس کو پانی دے۔

اگر کسی کو کپڑا ہو تو اس کو کپڑا دے۔

[illegible]

$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

[illegible]

1. The first part of the document is a list of names and titles, including "The Hon. Mr. Justice" and "The Hon. Mr. Justice".

THE UNIVERSITY OF CHICAGO





پائے تو وہ بے نامہ کہ اس کی تو ان کی باتیں کہتے ہیں

حضرت ابی بن کثیر القریظی کہے کہ میں نے اپنے

کسی باشد که در این راه

1870

جیسے کہ آپ کو اپنی ہمتی ملنا کہنے کی توفیق عطا فرمائی

میں یا اللہ! ادا نہیں ہوئی ہمتی ملنا کہنے کی توفیق عطا فرمائی

وہ مان کر رہ گیا دیتا ہے۔ بیشک یہ شیخ کامل ہو۔ اور طالب

صدق ہو۔ حال کی محبتوں میں رہتا ہے۔ کسوتوں

میں نہ رہتا۔ اور یہ رشتہ ہوتا ہے۔ جیسے چاہے سوار سداوت

ہے۔ تو یہ ایک چہتا ہے۔ کسی طرح ہوتی رہتا ہے۔ وہ

نکوتہ ہے۔ کہ خفی خدا کے ساتھ کسی طرح رہتا ہے۔

بہتر یہ سداوت جیتا ہے۔ میں اپنی آپ کو ہی سے نہ کہتا

نہیں کہتا۔ لیکن یہ کہ میں آپ سے زیادہ کثرت

نہیں۔ وہ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمائے۔

سب سے پہلے وہ کہتا ہے۔ میری ہمتی ملنا کہنے کی توفیق عطا فرمائی

میں یا اللہ! ادا نہیں ہوئی ہمتی ملنا کہنے کی توفیق عطا فرمائی

وہ مان کر رہ گیا دیتا ہے۔ بیشک یہ شیخ کامل ہو۔ اور طالب

صدق ہو۔ حال کی محبتوں میں رہتا ہے۔ کسوتوں

میں نہ رہتا۔ اور یہ رشتہ ہوتا ہے۔ جیسے چاہے سوار سداوت

ہے۔ تو یہ ایک چہتا ہے۔ کسی طرح ہوتی رہتا ہے۔ وہ

نکوتہ ہے۔ کہ خفی خدا کے ساتھ کسی طرح رہتا ہے۔

اسکون میں جیسے کہ کہہ رہے تھے کہ ان کے پاس یہ ہے  
مگر سے ہوتے ہیں ایک ہی جیسے ہیں کہ ان کے پاس  
باز ہے کیوں نہیں دیتے کہ ہر جواب میں کہہ دیتے  
میں بھی تو سہہ نہیں بھیجنا آتا ہے۔ اور ہر سہہ  
میں بھی نہیں سہہ دیتے ہیں کہ ان کے پاس ہے  
پیر کے شہنشاہ جس کے ہاتھ میں تھیں کہ ان کے پاس  
مدرسہ اور قوت ہے۔ ان کے پاس ہے بنایا گیا ہے۔  
شہنشاہ کے پاس ہے۔

نہایت سے بہت قوت ہے۔ ان کے پاس ہے  
مفتیوں اور سورتہ کے دور میں۔ ان کے پاس ہے  
ان کے پاس ہے۔

تاکہ ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس ہے  
پیر کے پاس ہے۔ ان کے پاس ہے  
انہوں نے ان کو غلامی پر لے کر گیا ہے۔ ان کے پاس ہے  
دوستوں نے وہاں سے ان کو لے کر گیا ہے۔ ان کے پاس ہے  
سے بھی مشورہ کیا تاکہ ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس ہے  
ان کے پاس ہے۔ ان کے پاس ہے۔





کی ناک میں سے وہ موتی سے ہیں جو بادشاہوں کے  
نقابوں میں نہیں ہوتے۔ نہیں دیکھتے۔

خدا کے سامنے بیگناہ بننے ہیں نفس کا سے آگاہ ہے شکر  
 کو مسکنے کی تہیہ ہمارے تیار ہے۔ اس کا سبب حرام اور  
 مشتبہ مال کا استعمال ہے۔ ہم نے کرنا چاہا کہ وہ مال  
 ہے جو اس نے نہیں لیا ہے۔ اس سے اس کا مال ہوتا ہے  
 اور چار قسم کے گناہوں کو ہر ایک اور قسم کے گناہوں سے  
 پوری، تاکہ وغیرہ سے منع ہے۔ مال حرام ہو جائے  
 تو اس سے بچنا ہے۔ حرام مال سے بچنا ہے۔  
 طاعتوں سے بچنا ہے۔ کون سے چیزیں ہیں جو حرام ہیں  
 کہلاتے ہیں یہ ان کو خدا کی طرف نہیں آئے ہیں۔ مثلاً  
 اور حرام مال سے بچنا ہے۔ چاہے وہ مال کتنا ہی  
 کم ہو۔ ایسا تو ہے کہ جو مال حرام ہے اس سے بچنا  
 ہے۔ اس سے بچنا ہے۔ اس سے بچنا ہے۔ اس سے بچنا ہے۔  
 اس کوئی چیز نہیں ہے۔ اس سے بچنا ہے۔ اس سے بچنا ہے۔  
 سے دریافت کیا۔ تو اس سے بچنا ہے۔ اس سے بچنا ہے۔  
 اس کا ایک وقت ہے۔ اس کو وہ نہیں دے گا۔ اس سے بچنا ہے۔

باتیں بتایا کرتا تھا۔ اس نے وہ چیز بچے ہی تھی۔ آپ  
نے اس کے بعد اٹلی ڈال کر سٹہ کر دی۔

یہ سبہ مشتبہ مال سے بچنا اللہ کے پاک نام کو  
برکت سے یہ درجہ بھی آتا ہے۔ جس میں حلال حرام کی  
تیز پیرا ہو جاتی ہے۔ یہ مقصود بانڈات نہیں۔ لیکن اگر  
یسا شخص مل جائے تو اس کی نگرانی میں رہے۔ نہ کھائے  
یا پیئے۔ اس کو دکھا کر کھائے یا پیئے۔

یہاں نے غرض کیا کہ اگر ہادی سے تعلق نہ ہو تو نہ  
ہر سے اور نہ خوف، خدا سے اتنی درست رہ کر کہتا ہے۔  
شر نکالے تھے اور آپ کو ہادی سے باطن کی صفائی باور  
رہا ہے۔ جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ العظیم  
اور یہاں صدمہ باطن نہ ہوئی تو قبر میں کرائی پڑے گی

رہا ہادی اور ہادی سے تعلق نہ ہو تو نہ کھائے یا پیئے

بہشتیوں کی ایک صفہ

یہ یاو رکھنے کے ہستی اور ہادی سے تعلق نہ ہو تو نہ کھائے یا پیئے

[illegible]





وَالْأَنْبِيَاءُ الْمُرْسَلِينَ وَالْأَنْبِيَاءُ  
 وَرُسُلُهُمْ شَرِيفٌ مَذْكُورٌ حَيَاتُهُ  
 لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُقِ الْكَافِرِينَ  
 سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْمُرْسَلِينَ  
 چاندی کے بت گئے ہوئے ہوتے  
 ورنہ اس کے ہوتے ہوئے کھوڑے  
 اور موشی پر کھیتی - یہ دنیا کی  
 زندگی کا فائدہ ہے - اور اللہ  
 ہی کے پاس ایسا ٹھکانا ہے -

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جتنی چیزوں کا ذکر فرمایا  
 ہے - ان سب کو متاعِ رسالہ فرمایا ہے - انہیں میں سے  
 اور بیٹوں کو بھی شامل فرمایا ہے - اکثر بیوی بڑے بڑے  
 آدمی ہیں - جب وہ آتی ہے تو مان بھی نہیں دیتی  
 ہے - بیوی کیا آتی - گویا خدا آگیا - بیوی مرد بہتوں سے  
 نہیں و آرم کے لئے روپیہ چاہتی ہے - اس لئے کہ  
 ذکر فرمایا - و تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

یہ آیتیں اس زمانہ میں تواریخ کے تئیں  
 کھوڑے کی بجلی جاتی تھیں - اس بات پر کہ ان  
 بصرِ دودھ پینے کے لئے گاہے بیٹھ جاتے تھے  
 لئے کھیتی چاہتے - ان کا بھی ذکر فرمایا - ان سب چیزوں  
 کا ذکر فرماتے ہیں - ذکرِ متاعِ حیات



[illegible]



نزاع و جدوج کی طرف سے فریقیت ہے وہ ہیں یا  
 نہیں۔ لیکن کیا میں ہے کہ لڑکے لڑکیوں کی فیس  
 و غیرہ مسائل اثرات کی اکثریت اسی قسم کی ہے۔ ان  
 مسائل کی وجہ سے آئی تو بیڑا پناہ پر ڈالنے لگا۔ پتہ تو  
 اس بات کی کچھ ضروری ہے۔ کہ اس مسئلہ کے مسا  
 ویت پر تصور بالذات نہ ہونے پائے۔ اس کے  
 بعد اس کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ من  
 میں وہ جس نے کوشش کی اس نے (مقصود کو  
 حاصل کیا) ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم اس کو فکری  
 طور پر جو چیز پیدا کر سکتے ہیں۔ بشریکہ کو الی پیدا  
 کیا جائے۔ یہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک  
 نظم میں فرمایا ہے۔ فہم فیہ سقا۔ نیت ہو گئی۔ اور  
 فہم فیہ سقا۔ نیت ہو گئی۔ اور

تھا۔ جب وہی جاتا پایتا ہے تو ہمیں پہاڑ کا کیا  
 حق ہے۔ یہ سب رشتہ اتنا ہے الہی۔ پہاڑ میں کیا  
 ہوتا ہے؟ جب جنازہ اُٹھتا ہے۔ تو گھر میں وہ دو گھم  
 پتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ حضرت پیر پوری رشتہ اللہ علیہ  
 کی اپنی سواری کی گھوڑی چری ہوئی۔ ساری جہان سے  
 سب کہ گھوڑی سکہ نڈم کے فریاد ہوئی ہوئی ہو۔  
 ہمیں اس کو حوالہ دالیں کرنے کی اجازت دی جائے۔  
 لیکن حضرت بھی فرمائیں کہ نہیں۔ نہیں اس کو رشتہ ہو  
 اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس جہان میں جاگ کر  
 زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ فرمائے۔ آمین یا اللہ العزیز  
 قبر میں تو سب کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ سب رشتہ  
 میں کسی کا عتاب نہیں ہوں۔ بشرطیکہ سب کو مرنا  
 کے درجہ پر رکنا جائے۔ ماسوائے اللہ کے کام اور صورت  
 جائیں تو وہ جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کوئی کام اور صورت  
 ہونے چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہے۔ اور آپ کو یہ نعمت  
 فرمائے۔ آمین یا اللہ العزیز۔

یہ نعمت اللہ والوں کے ہاں مختص ہے۔ کہیں سے توب

کتابت

دل بدست آور کہ حج اکبر است

اس کی صفیاء تشریح یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کو

دے دے اور ہر اللہ تعالیٰ کی رضا ایسی حاصل ہوگی۔

جس طرح کہ حاجی حج کر کے اللہ کو راضی کرتا ہے۔ لیکن

اس کا مطلب یہ ہے سمجھا جائے کہ اسی سے فریفتہ حج

نہیں ملتا۔ ہر حاجی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے دل پر ہی ساری وجوہ کی اصلاح کا دار و مدار رکھا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

نہ فی الجہد لیسعدنا

کھڑا یا سہ۔ اٹھ کھائے چم اور آپ کو اس پر چم لیا  
کی توفیق دے۔ فرماتے۔ آمین یا اللہ اعلم

۱۱۔ دلاوی اندلی شمس مہینہ ۱۰ و مہینہ

انسان کا لہان ہمیشہ خالو رہتا ہے

جب تک کہ لہان لاشی نہ ہو جائے  
اس کی تہذیب آفرینت میں لاشی نہ ہو جائے  
میں رہتی ہے۔ خیر فرماتے ہیں کہ یہ لاشی نہ ہو  
ہنست کے نام کرتا ہے۔ ایک لاشی نہ ہو جائے  
پھر وہ ہوتا ہے۔ کہ اس سے ایک نام ہوتا ہے  
کہ جتنا دیر نہ ہو۔ اس سے ایک نام  
معدی تہذیب کے نام کرتا ہے کہ ایک لاشی نہ ہو  
تین دانت ہوتے ہیں نہ ہوتا ہے کہ ایک لاشی نہ ہو  
جاتا ہے کہ وہ سیدھا ہنست میں چاہتا ہے۔ اس سے  
معلوم ہوا کہ لہان تہذیب میں دانت ہوتے ہیں ایک لاشی نہ ہو





موجودہ زمانے میں بہت سے نئے پیدا ہوئے ہیں  
ان میں سے جو کہ ذکر کرتا ہوں۔ باتوں کا ذکر نہیں کرتا  
وہ دو قسم ہیں۔ ۱۔ مرزاہیت۔ ۲۔ انکار حقیقت

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک دفعہ یہ کسی کام کے  
لئے بنایا۔ میں حاضر ہوا تو وہ بہت متراستہ تھے  
میں نے باتوں باتوں میں اس سے سوال کر دیا کہ وہ  
صاحب نوجوان زیادہ تر سوال کیاں ہو رہا ہے۔ ان کے  
سے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ سوالوں  
صاحب! روٹی کے لئے۔ مرزاہیت ہیں کا رشتہ دیتے ہیں  
اور نوکر بھی کیا دیتے ہیں۔ نوجوان کو اور کیا دیتے ہیں۔  
تیری بھی مل گئی اور روٹی کا سوال کیا حل ہو گیا۔  
حضور کا ارشاد ہے کہ

كَادَ النَّفْسُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا      بعض اوقات سہرتی کفر ہے

بنا دیتا ہے۔

یہ دو اقسام فرقہ گراء ہیں۔ یہ یاد رکھئے کہ مرزاہیت  
بھی مراد گمراہ ہیں۔ پرہیزگار اور اس کے سامنے ہر چیز  
کا انکار کر رہے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ

قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں۔

وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ الْبُحْرَى  
 کہتا ہے یہ تو وحی ہے جو اس  
 رسالہ کو کہتا ہے

حدیث کا انداز قرآن کا انداز ہے۔ قرآن وحی متعارف  
 ہے اور حدیث وحی غیر متعارف ہے۔ وہ وحی جلی ہے اور  
 یہ خش خش کی حدیث میں ایمان نہیں رہتا۔ وہ ہے ایمان  
 رکھنے والوں میں ایمان کی پابندی ہے۔ انداز حدیث سے بہت  
 سی باتوں سے بات چل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور  
 آپ کو ان باتوں سے بچائے۔ اور جو اللہ میں پھنس گئے  
 ہیں۔ ان کو اللہ سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین  
 یا الہ العالمین۔

انسان کو جاننے کا طریقہ جی عرض کروں قرآن میں  
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔  
 كَذَبُوا الصَّوْتِ سَمِعُوا نَجْوَى  
 کہ اللہ آپس کے ساتھ کہتا ہے  
 انہوں نے جھوٹا سوتا ہے۔

وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ  
 کہ اللہ آپس کے ساتھ کہتا ہے

رکوع کرو

مسدود البصر کوٹاٹ پٹ

جو بکری یا بھیڑ سیڑ میں رہتی ہے۔ وہ گڈریا کی حالت  
میں ہوتی ہے۔ جو ریڑ سے ٹکرتا ہوا ہوتا ہے وہ  
گڈریا کی حالت میں ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ اور گڈریا اس کے  
شکار کر لیتا ہے۔ آج کل فتنوں کا زمانہ ہے۔ وہ  
اپنا ایمان بچا سکتا ہے۔ ہر حق پرست کو ہر وقت  
والبتہ رہیگا۔

حق پرست جماعت کی ہر مسدود البصر کوٹاٹ پٹ

فرادی ہے۔

وہ جو خدا کی طرف سے ہر وقت  
رہا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔ وہ  
کہ میری حالت یہ ہے۔ یہ ایک  
نہایت ہی بڑا کام ہے۔ یہ  
ایسا ہے۔ اس کی حالت یہ ہے۔  
یہی کہ وہ اس کی حالت یہ ہے۔  
شریک ہوتی ہیں۔ یہ ایک  
بہت ہی بڑا کام ہے۔ یہ

سَمِعْنَا عَدِلَ اللَّهُ ابْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُ مُحَمَّدٍ  
اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ يَأْتِيهِ عَلَى  
أَمْرٍ مِمَّا اتَى عَزَّ وَجَلَّ  
كَذَلِكَ وَاللَّهُ يَأْتِيهِ عَلَى  
إِنْ كَانَ وَفِيهِ مَنْ ابْنُ مُحَمَّدٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْسَ فِي أَمْرٍ مَنْ  
يَعْنِيهِ ذَلِكَ وَكَانَ يَأْتِيهِ عَلَى



[illegible]

پہلی طرف سے فرقہ پرانی فرقوں کی برتری  
 دیکھ کر مت پرست ہیں ابھی ایسے لوگ  
 ہیں جن کے ہر ایسا کرنا سنا اور  
 حتیٰ اسرار کی قوام ہنر فرقوں  
 میں منقسم ہوئی تھی۔ یہ منقسم  
 تشریف فرما، منقسم ہوئی۔ یہ  
 ہیں۔ سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوئی  
 رہا ہے۔ سب دوزخ میں یا میں کے لیے  
 سنہ پیر چوہا رسول بت برائی فرقہ ہونے کا  
 جتنا کہ آپ نے فرمایا۔ وہ فرقہ جس میں  
 ہیں ہر اور میر سکا انصاف

۱۔ تائید و تحریک حق کا تشریف ہے۔ اس پر  
 ۲۔ کو پیرا یا با۔ جو ہر جگہ پر  
 ۳۔ اس کے آگے کو اس کے ساتھ رہنے کو توفیق  
 ۴۔ شرف و آگے یا الہامیہ جو ان کے واسطے  
 ۵۔ شرف و آگے کو ہر جگہ پر  
 ۶۔ شرف و آگے کو ہر جگہ پر  
 ۷۔ شرف و آگے کو ہر جگہ پر

کے لئے لازم نہیں بناتا تو چشم و زلف وای نہاد۔  
 قادری اور حنفی ہوں۔ ہاں ہمیشہ سے تادین ہیں۔ اور  
 قریب۔ مگر وہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے نماز پڑھتے  
 ہیں۔ میں ان کو تکی پڑھتا ہوں

پہلے تحقیق کر لیجئے کہ کس دین کے باشندے ہیں  
 ان سب سے۔ پھر اس جماعت سے وابستہ ہو جائیں  
 تمام طور پر کہا جاتا ہے کہ یا دروہ یا دروہ کے  
 سایہ میں رہیں۔ دین میں بھی میں سچے۔ یا نیکو  
 استقامت ہو یا صاحب استقامت سے سایہ میں  
 رہتے۔ تب فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اسرار الہی  
 اس کا خلیفہ تھے قرآن اور ان کی تعلیمات  
 ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہے اور آپ کو اس سے علم لا ہوا  
 بنا۔ آمین یا الہ الہیں۔ قرآن وای آتا ہے  
 شمار ہو۔ شیطان ورس سے شمار کیے گئے ہیں  
 کسی کو کہتا ہے کہ تمہارا خوب ہوئی ہے۔ میں  
 کو دریا پر پایا کرو۔ کسی کو کہتا ہے کہ بہت در

منا سید ابی فرحان نہیں۔

ہمارے ہاں تھے جن لوگوں پر جانور ہی سزا دینا  
 سے کہتا ہوں کہ یہ ٹیپا ہے آپ کو منعم سید  
 کہ میں شہزادہ پڑھتا تھا اور پاس میں شہزادہ شہزاد  
 کہیں گئے تھے۔ میں شہزادہ ان میں سے ایک تھا کہ  
 میں نے لکھا تھا کہ اللہ کے اچھے بندے شہزادوں  
 پر شہزادوں کی شکل دیکھ کر جانتے ہیں کہ وہ  
 شہزادے ہیں یا نہیں۔ ایک شہزادہ آپ کو  
 اندر شہزادہ پڑھا دیکھتے۔ وہ ان کو شہزادہ پڑھا  
 دیکھتے کہ اس کے اندر ایسا ہی ہے۔

اسی وقت شہزادہ پڑھا دیکھ کر شہزادہ  
 شہزادہ کے نام پر ان کی شکل دیکھ کر شہزادہ  
 کہے وہ ان میں ایسا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو ان کی شکل دیکھ کر  
 شہزادہ پڑھا دیکھ کر شہزادہ پڑھا دیکھ کر  
 شہزادہ پڑھا دیکھ کر شہزادہ پڑھا دیکھ کر  
 شہزادہ پڑھا دیکھ کر شہزادہ پڑھا دیکھ کر

لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت  
 لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت  
 لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت  
 لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت  
 لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت  
 لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت

لا انا من اهل البيت ولا من اهل البيت

## اهل البيت کی علامت

علامت اولیٰ کہ ذکر بہرہ و فتنہ پیر ہے۔ کہ تہذیب  
 و عادت بہرہ و فتنہ پیر ہے۔ نہ ذکر زیادہ و نہ کم از کم  
 ہستی نہ بہرہ و فتنہ پیر نہ فتنہ و فتنہ پیر  
 نہ فتنہ و فتنہ پیر نہ فتنہ و فتنہ پیر  
 نہ فتنہ و فتنہ پیر نہ فتنہ و فتنہ پیر  
 نہ فتنہ و فتنہ پیر نہ فتنہ و فتنہ پیر  
 نہ فتنہ و فتنہ پیر نہ فتنہ و فتنہ پیر





میری منقار فرمادی تھی۔ میں اپنے آپ کو ایسے شخص  
سمجھتا تھا جو اپنے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ وہ بتا رہا تھا کہ  
میں نے وہ کام کرنا شروع کیا تھا جو وہ اپنی ذمہ داری کے  
محمول کرتا تھا۔ اس نے عرض کیا کرتا ہوں۔ اگر آپ کی اس  
پیشکش پر کوئی توجہ دے گا تو آپ کے اس واسطے کی برکت سے میری  
پیشکش کو قبول کر لیں گے۔ اور اس پر میری پکار اور  
پیشکش ہو رہی ہے۔ وہاں میں جو کچھ عرض کیا کرتا ہوں  
وہ آنحضرتؐ کی اللہ تعالیٰ و رحم کی ساری نعمت کو پیشکش  
رکھ کر کرتا ہوں۔ میں میری پیشکش کرتا ہوں اور  
سب سے پہلے میں جو کچھ عرض کیا کرتا ہوں وہ اس کے لیے  
میں نے ہی دیا ہے۔ جس کا اس کو کچھ سے بہت  
میں نے ہی دیا ہے۔ اس لیے اس کے لیے منتظر کی  
جانتی ہوں۔ اس لیے اس کے لیے منتظر کی  
میں نے ہی دیا ہے۔ اس لیے اس کے لیے منتظر کی  
شریک ہو جائے۔

و تو بجز این نیستی - آج میرا آنوقت محل اشد غم و فراق  
که ایام از سر گرفته که خوشی کن با دست تیرگی

سَنَنْ سَبِيْرُ بَيْنَ عَسِيْرٍ

34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41, 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48, 49, 50, 51, 52, 53, 54, 55, 56, 57, 58, 59, 60, 61, 62, 63, 64, 65, 66, 67, 68, 69, 70, 71, 72, 73, 74, 75, 76, 77, 78, 79, 80, 81, 82, 83, 84, 85, 86, 87, 88, 89, 90, 91, 92, 93, 94, 95, 96, 97, 98, 99, 100, 101, 102, 103, 104, 105, 106, 107, 108, 109, 110, 111, 112, 113, 114, 115, 116, 117, 118, 119, 120, 121, 122, 123, 124, 125, 126, 127, 128, 129, 130, 131, 132, 133, 134, 135, 136, 137, 138, 139, 140, 141, 142, 143, 144, 145, 146, 147, 148, 149, 150, 151, 152, 153, 154, 155, 156, 157, 158, 159, 160, 161, 162, 163, 164, 165, 166, 167, 168, 169, 170, 171, 172, 173, 174, 175, 176, 177, 178, 179, 180, 181, 182, 183, 184, 185, 186, 187, 188, 189, 190, 191, 192, 193, 194, 195, 196, 197, 198, 199, 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235, 236, 237, 238, 239, 240, 241, 242, 243, 244, 245, 246, 247, 248, 249, 250, 251, 252, 253, 254, 255, 256, 257, 258, 259, 260, 261, 262, 263, 264, 265, 266, 267, 268, 269, 270, 271, 272, 273, 274, 275, 276, 277, 278, 279, 280, 281, 282, 283, 284, 285, 286, 287, 288, 289, 290, 291, 292, 293, 294, 295, 296, 297, 298, 299, 300, 301, 302, 303, 304, 305, 306, 307, 308, 309, 310, 311, 312, 313, 314, 315, 316, 317, 318, 319, 320, 321, 322, 323, 324, 325, 326, 327, 328, 329, 330, 331, 332, 333, 334, 335, 336, 337, 338, 339, 340, 341, 342, 343, 344, 345, 346, 347, 348, 349, 350, 351, 352, 353, 354, 355, 356, 357, 358, 359, 360, 361, 362, 363, 364, 365, 366, 367, 368, 369, 370, 371, 372, 373, 374, 375, 376, 377, 378, 379, 380, 381, 382, 383, 384, 385, 386, 387, 388, 389, 390, 391, 392, 393, 394, 395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403, 404, 405, 406, 407, 408, 409, 410, 411, 412, 413, 414, 415, 416, 417, 418, 419, 420, 421, 422, 423, 424, 425, 426, 427, 428, 429, 430, 431, 432, 433, 434, 435, 436, 437, 438, 439, 440, 441, 442, 443, 444, 445, 446, 447, 448, 449, 450, 451, 452, 453, 454, 455, 456, 457, 458, 459, 460, 461, 462, 463, 464, 465, 466, 467, 468, 469, 470, 471, 472, 473, 474, 475, 476, 477, 478, 479, 480, 481, 482, 483, 484, 485, 486, 487, 488, 489, 490, 491, 492, 493, 494, 495, 496, 497, 498, 499, 500, 501, 502, 503, 504, 505, 506, 507, 508, 509, 510, 511, 512, 513, 514, 515, 516, 517, 518, 519, 520, 521, 522, 523, 524, 525, 526, 527, 528, 529, 530, 531, 532, 533, 534, 535, 536, 537, 538, 539, 540, 541, 542, 543, 544, 545, 546, 547, 548, 549, 550, 551, 552, 553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840, 841, 842, 843, 844, 845, 846, 847, 848, 849, 850, 851, 852, 853, 854, 855, 856, 857, 858, 859, 860, 861, 862, 863, 864, 865,

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

تاریخ طبرستان

— 100 —

21

رحمۃ ربہ علیہ

چہ کہتا رہتا تھا میں ارشد و امیر

وہم سے فریاد کریں۔

فصل في وقتية منسوبة الى ابي ابي

نیز می‌رساند - پیوسته که در این

نور شمس و نور کائنات

میں نے اس کو اس طرح سے

۱۲۵۴

بہارِ شریعت میں اس ارشادِ باری کے ماتحت ایسا کرتے

دفعه پنجم

۱۰۸

...

1854

محبت کرے،

تاریخ کے اختصار کے لئے اور آئندہ کے لئے

تسلی فرمایا گیا ہے۔ بھائی! ایک سال

چیز ہے ۔

اتباع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اتباعِ رُبوب اور  
 ثانی سے یہ کہ ہے۔ اس اتباع کی وجہ سے  
 سرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ شہادت ہے کہ میں نے اپنے  
 دل میں خیال نہیں آئے نہ ہائے۔ یہ نعمت ہے کہ میرا  
 حضرت صدیق اکبرؑ کے اثرات سے علیٰ قوائی۔ یہ ہے  
 حضرت صدیق اکبرؑ اور میں تو ہیں یہ قیاسی دلیل  
 اور حضورؐ نے حضرت محمدؐ کو فرمایا کہ میں نے  
 میری تہذیب کی تو اس سے میری تہذیب کو تہذیب  
 نہیں چھوڑتا۔ صدیق اکبرؑ یہ ہے کہ حضورؐ نے  
 شک ہی نہیں ہوا کہ میں تو وہ صدیق اکبرؑ  
 اختیار ہے۔ کہ حضورؐ نے جو جہاں تہذیب پیدا  
 جسراۃ تہذیب عرشیہ علیٰ حبیب تشریف لائے۔ اور  
 جب آپؐ نے واقعہ حرا کا ذکر فرمایا تو آپؐ نے  
 صدیق اکبرؑ کا کہنا کہ تمہارے پاس سے بناؤں گا  
 ہے۔ صدیق اکبرؑ نے فرمایا کہ اگر حضورؐ سے بناؤں  
 ہاں ٹھیک فرمایا۔ اگر اس سے فرمایا کہ وہی  
 قریش میں بڑے بڑے آدمی موجود تھے۔



[illegible]

کرسند کی توفیق عوام فرما سٹے آئیں یا الہ اسالیں۔

میں نے اس کا جواب دیا۔ ایک دن آٹھ رات کو

سویا ہوا تھا۔ اس سے دروازہ کھٹکیا۔ میں نے دروازہ

کتاب: تاریخ و جغرافیہ

مستقیم سے کھینچے ہیں۔ اور اس سے زیادہ

فصل اول در بیان کلیات

نہایت سے۔ وہ مروتوں سے بہت آگے ہے۔

پیشہ کہ بابو منو آئے۔ دوپہر ۱۲ بجے۔

وادی کی نوایش ہے ۔ یہ ہے کہ کیا ہو سکتا ہے

دوسرے دوں میں ہر سال ایک ایک لکھ روپے

بسم الله الرحمن الرحيم

میں نے اپنے دوستوں کو یہاں لے کر آئے ہیں۔

1890

جب باتوں کی فتح کوئی تو جیل سے باہر سے

شادی و ناموں اور لکھنے کے لئے

کھا۔ اسی کے دور میں کہی جانے لگی۔

موسم سرما کے آغاز میں

میں نے انہوں نے اپنی خواہشات نفسانی کو شریعت  
کے آگے کر رکھا تھا۔

حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوست اس  
شریعت پر ایمان لایا ہے۔

رحمۃ اللہ علیہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ

سید روایت ہے کہ ابو جہر سید

حضرت محمد بن حنفیہؓ ہیں انہوں نے

فرمایا۔ اے اللہ کے رسولؐ تیرا کیا حال ہے

میں نے کہا ختمہ منافی ہو گیا۔

ابو جہر نے کہا پاک ہے اللہ کے رسولؐ

کیا تم رعب ہو۔ میں نے کہا

جیسے تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو نصیحت کرتے ہیں اور دوست و

دوست کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم

کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا

دوست و دوست کا ذکر ہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سید روایت ہے کہ ابو جہر سید

حضرت محمد بن حنفیہؓ ہیں انہوں نے

فرمایا۔ اے اللہ کے رسولؐ تیرا کیا حال ہے

میں نے کہا ختمہ منافی ہو گیا۔

ابو جہر نے کہا پاک ہے اللہ کے رسولؐ

کیا تم رعب ہو۔ میں نے کہا

جیسے تم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو نصیحت کرتے ہیں اور دوست و

دوست کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم

کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا

دوست و دوست کا ذکر ہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس ہوتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم







ہو کر یہ کہیں کہ تمہارے قرآن میں فہرست ہے۔ اور اسے  
 اللہ تعالیٰ بخیر اور ایسا کہ ایسا اور اسے  
 ہم ان سب کو یہ کہہ سکیں کہ تم سب جہنم  
 جہاں اللہ تعالیٰ پہنچا ہے۔ اگرچہ ہم تو جہنم میں  
 کہ ہم تم کو سمجھا سکیں۔ اس امر پر ایمان رکھنا ہے  
 ایمان ہے کہ اللہ کے لئے اور ہمارا صاحب اور ہمارا  
 حدیث کھڑے ہیں۔

وہیں اس کتاب و سنت میں۔ اس میں ہے کہ  
 حق مکتب ہیں اس میں ہے کہ  
 قرآن و سنت میں ہے کہ  
 اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا  
 کہ تم میں سے جو شخص قرآن  
 میں سے تم میں سے کسی ایک  
 کو پڑھ کر دیکھو کہ وہ  
 اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

اور وہ جو قرآن پڑھے

(رواہ فی الموطا)

ن کتاب قرآن مجید اور اس کے رسول کی سنت

جنت ہے۔ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

مجلس ویا منتهی - مؤلف: ابوالحسن علی شریعتی

۱- در صورتی که در هر یک از این موارد،

که حضرت! اینها را که از کتب کبریا نقل کرده است در

میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی ہے کہ

پیدا شد و او پسر را در آغوش گرفت و گفت: «پسر من، تو را به دنیا آوردم تا تو را به دنیا بیاورم»

کتابت کے لئے اس سے پہلے

اس نے نہایت اچھے اور دلچسپ انداز میں لکھا ہے۔

*[Faint handwritten text, likely bleed-through from the reverse side.]*

کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے اس سے پہلے کسی اور کو اس کتاب سے نہیں دیا ہے۔

... ..

1890

بسم الله الرحمن الرحيم

... ..

*[Faint, illegible handwritten notes]*

*[Faint handwritten text]*

تقا - و نه نواسه پنهان و در قریب است در رشته دار

[illegible]



ہاں تو بخیر ہے۔ سب سے پہلے آکر شکایت  
 کی۔ کہ وہ سب سے پہلے میری زمینوں پر ہے۔ اس  
 سے واپس لانا دیکھو۔ حضرت نے محمد کاغذی خان کو بلایا  
 تاکہ اس کا پتلا لیا جائے۔ اس سے جواب دیا کہ  
 کہ حضرت! زمین میری نہیں آپ کی ہے مجھے آپ کی  
 زمین ہے۔ پتلی لگنا میرے لئے دیکھو یہ سب صحبت  
 ہے۔ نہ کہ آپ پر پتلی لگنا میرے لئے اثر میرے  
 لئے۔ حضرت نے جتنی زمینیں وہ لگتا تھا وہ سب دی۔ پھر  
 وہ لوگ سب اس کو دے دیئے۔ دیکھو۔ ان کا کہنا ہے  
 کہ اس کے واسطے دشمن کو ہی ایسی موت سے بچاؤ دے  
 حضرت اسروٹی کے ایک خادم نے لشکر کے لئے ان  
 کو بہت نیرب دیا۔ اس سے بڑا حال کے بند اس  
 سے کہ وہ حضرت کے زمینوں کا مطالعہ کیا۔ حضرت  
 اس سے دیکھو کہ اس نے اس کو بہت فرمایا۔ چاہو  
 کہ چاہو۔ میرا یہی قصہ تھا۔ ایسوں کی صحبت میں رہو  
 اور اس کے چہرے پر نہیں کر سکتا۔ غمی ظہور پر شہاد  
 شہر کی طرف سے ہر دو زبانیں ہیں۔ بعض حضرت جامع

بھی نہ سہ ہزار تین سو چالیس سو پچاس سو چالیس سو چالیس  
 مرنے والے تھے۔ تمام کے تھیں۔ اور پانچ سو چالیس سو چالیس  
 ہیں۔ ان سے چھ سو چالیس سو چالیس سو چالیس سو چالیس  
 سے چھ سو چالیس سو چالیس سو چالیس سو چالیس سو چالیس  
 وار الہام دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب  
 سے پنجاب میں اقامت فرماتے ہیں۔ ان کا چار سو چالیس  
 مولانا حسین احمد صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب  
 نے بھی ایک تقریر نہیں فرمائی۔ اور مولانا صاحب  
 رہنے والوں کو خود مولانا صاحب سے ملنے والوں سے  
 میں نہیں ملتا۔ مولانا صاحب سے ملنے والوں سے  
 اور مولانا صاحب سے ملنے والوں سے ملنے والوں سے  
 مولانا صاحب سے ملنے والوں سے ملنے والوں سے  
 وہ ایک دفعہ وہیں پہنچے۔ ان کے ساتھ  
 ہے۔ کہ ہیں۔ ان کے پاس ہی چار سو چالیس  
 کھل گئے۔

اللہ تعالیٰ سے اور آپ کے ساتھ ساتھ  
 بنائے اور میری اور آپ کے ساتھ ساتھ

آمین یا الہ العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### تلاوت صحیحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا  
 نغفل عنہ۔

چنانچہ کہ یہ فیض قسم کا منار ہے۔ عرض کریں کہ  
 پتہ نہیں ہوتا اس طرح روحانی پہاڑیاں بھی کئی  
 قسم کی ہیں۔ اہل علم کو اس امر میں کاشمیر تو ہوتا  
 ہے۔ اگر علم کے لئے منار ہے تو منار کا منار ہے  
 ہوتا۔ اہل علم کو اس لئے کہ بہت سے اساتذہ کی  
 توفیق تھی کہ یہ منار منار سے توفیق لے کر  
 ہوئے۔ بہت سی منار منار سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 کہ پہاڑ منار منار سے توفیق لے کر  
 لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 بہت سے منار منار سے توفیق لے کر  
 انما عتدنا لی انوار توفیق سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر  
 توفیق لے کر منار منار سے توفیق لے کر







[illegible]

ہے کہ جلدی اُنہ کر پنا جائے۔ شرافت کی وجہ سے  
 زبان سے نہیں کہتے کہ اُنہ پنا پنا ہے۔ کہ جلدی  
 پنا جائے تقسیم سے پنا بخش لیا۔ امرتسر پنا لگی ہر  
 میلہ مویشیاں دیکھنے جایا کرتے تھے۔ سب لگی دھرم  
 لوگ میلہ دیکھنے جاتے ہیں۔ بہن دھرم لگا لگا دیکھنے  
 کے لئے جاتے ہیں۔ سب لگا میلہ لگا لگا دیکھنے  
 اور امرتسر کرسنہ دھرم دامت سے شانی ہو سنا  
 شوق ہے۔ تو سمجھو روحانی صورت سے مال ہو سنا  
 حال حرم کی تمیز نہ تھی۔ سب دھرم چلا گیا ہے۔  
 مشتبہ مال کھایا اور نثار میں لذت نہ آئی تو جتنا  
 ہے کہ یہ مشتبہ مال کا اثر ہے۔

نفس کو دامت کرسنہ کے سنا لگا۔ سنا لگا پنا  
 لیجئے اس میں تمام وہ گناہ دھرم ہوا۔ دھرم  
 کئے تھے۔ نفس کو سمجھایا کہ اگر دھرم یہ گناہ  
 کر معلوم ہو جائیں تو کوا پنا ہے۔ دھرم دھرم  
 نہ کرسنہ۔ اب تو پنا پنا کیا نہ پنا ہے۔ دھرم  
 دھرم پنا پنا ہے۔ یہ انبیاء دھرم دھرم



سے وہ اپنی انخوشوں کو معافی ملنے کے بعد بھی فراموش  
نہیں فرماتے۔

آدمیت بہشت میں ایک درخت کا پھل کھانے سے  
وہ اپنی بھول تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی معافی بھی دے  
دی۔ تورات میں اس نے متعلق انہیں ہے۔

خاک کی اذیت میں تڑپ لپکا آدم سے اپنے رب سے  
پسند نہات جس سے - بھر  
اس کی توجہ قبول فرمائی۔

یہی پھر بھی قیامت کے دن وہ اس غافل کو یاد  
لے گا۔ بارگاہ الہی میں حاضر ہوا۔ شہادت کبریٰ کرنے سے  
نہ فراموش ہے۔ اسی طرح نوح بھی نافرمان بیٹے کے  
مشتعل اپنی درخواست کو یاد لے کر بارگاہ الہی میں حاضر  
ہوئے۔ انہیں فرمائی کہ - جس کے وہ انخوش نہایت پہنچی  
ہے۔ اس طرح کبر - حسد وغیرہ روحانی امراض سے  
شناختی ہو جائے گی۔ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کا فضل  
مجتہد کی توفیق ہے۔ تو مجھے مرض عجب نزل گیا ہے  
میں صبر کرتا رہتا ہوں۔ آہستہ آہستہ اس کی اصلاح بھی ہوتی

چہ اگر شد تھامس کہ نام شد واریں سے  
 اللہ کرے والی جماعت سے نصرت ہے تو کس  
 کساج باطنی ہو رہی ہے

اللہ تبارک ہے اللہ تبارک اور پناہ اللہ  
 و تبارک خالق و بر خالق و تبارک خالق  
 کرے ہاں ان تبارک خالق تبارک خالق

میں ہوں و تبارک خالق و تبارک خالق

# قرآن مجید سے مستفید ہونے کے

## شرف و کرامت

میں ہمیشہ آپ سے محبت کیا گیا ہے۔ اللہ  
 اللہ تعالیٰ کو راہی کرے کہ تبارک خالق  
 اللہ تبارک ہے و تبارک خالق و تبارک خالق  
 قرآن و سنہ آئین یا اللہ اللہ اللہ  
 عمل کرے اللہ تبارک خالق و تبارک خالق

— 17 —

*[Faint handwritten notes or bleed-through from the reverse side of the page.]*

في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٩٥

1891

1875

1890

محل و ہم و کائنات کی بنا پر نہ ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہو۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر پورا اعتماد ہے کہ میرے احباب ہمارے اس پروردگار پر کمال کر سکیں گے۔  
 لئے جتنا قرم اٹھایا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی  
 لو اس طرف رہنمائی فرمائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے  
 دروازے پر نہیں آتے۔ وہ نام تو انہیں کبھی  
 مگر نام اللہ پر ان کو داد داد اور نام خود بخود  
 ہوتا ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی  
 اس سے سب راضی۔ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض۔ اس  
 سے سب ناراض۔ اس کی تفصیل جیسا کہ تحریر ہے  
 آئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
 اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَسَدًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 کے یہاں ہے۔ کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 خداوند تعالیٰ جب کسی



وَكَانَ جَبْرَائِيلُ قَائِلًا أَنِّي  
 أَرِيتُ فُلَانًا فَأَرِيتُ قَالَ  
 فَرِحْتُ بِمَا بَدَّلَ إِلَيَّ مِنْ حَيَاتِي  
 فِي السَّمَاءِ فَيُشَوِّدُونَ رَأْسَ  
 نَبِيِّنَا قَدْ لَنَا نَارُ مُدَدٍ  
 نُكْرِئُهَا بِسُلْطَانِ الْمُسْلِمِينَ  
 يُبْرِزُهَا لِيَوْمِ الْيَوْمِ  
 الْأَوَّلِ وَإِذَا الْبَعْثُ  
 شَهِدَ كَذَلِكَ جَبْرَائِيلُ  
 أَنِّي أُنْزِلُ قُرْآنًا مُبَارَكًا  
 فِي قُرْآنِي جَبْرَائِيلُ  
 فَتُكْرِمُنِي فِي كُلِّ مَلَأَةٍ  
 رَأَيْتُ مِنْكُمْ فَكَلَامٌ  
 مُبَارَكٌ كَانَ فِي قُرْآنِي  
 مُبَارَكٌ يَرْفَعُهُ إِلَى الْخَشْفِ  
 فِي الْأَمْشَرِ رَدًّا مِمَّا

*[Faint, illegible handwritten notes]*

2000

1. The first part of the document is a list of names and titles, including "The Hon. Mr. Justice" and "The Hon. Mr. Justice".

100

1871

*[Faint, illegible handwritten text]*

... ..

1890



سنے تو معلوم ہوا کہ اولیاء کرام میں سے تھے۔  
 ایک خادم کے ذمہ ایک ہندو کا قریب تھا اس نے  
 سے سفارش کے لئے عرض کی یہ بزرگ ہندو سے یہ  
 تشاہد لے گئے اور سفارش فرمائی۔ مگر ہندو نے ان سے  
 سے ان کو تاکید فرمائی۔ ان سے کھانا نہیں کھایا  
 آپ نے نہیں کھایا تو جاغت سے وہ نہیں کھایا۔  
 سے نہیں کھایا تو سواروں کے گھوڑوں سے پار نہیں  
 پھر جب رانی نامہ ہوا تو شیخ نے کھایا تو سبب  
 نے کھایا۔ پھر گھوڑوں نے جس پارہ کھایا۔ یہ سبب  
 کا اثر میر حضرت امروٹی کے سرفہ میں پارہ لیتے  
 اس میں سے تین انتہائی فرما رہے ہیں۔ ایک ان  
 عالمی واسطے زندہ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو  
 آمین یا الہ العالمین۔ حضرت کا نفس سبب سے زیادہ  
 حضرت مولانا عبد العزیز پر تھا۔ وہ یہاں بھی تشریف  
 لائے تھے اور آپا میں سے اکثر احباب نے ان کی زیارت  
 بھی کی ہوئی۔ ان کو حضرت سے عشق تھا۔ سارے گھر  
 چھوڑ کر حضرت ہی کی خدمت میں رہتے۔ کبھی کبھی



وہاں کے لئے آکر جاتے اور پھر حضرت کی خدمت میں  
 واپس آجاتے انہوں نے ایک دفعہ ایک واقعہ  
 بیان فرمایا کہ وہ اور حضرت خیر خواہوں پر کراہت کے وقت  
 سفر کر رہے تھے وہ ادب کے خیال سے حضرت سے  
 آگے گھڑی نہیں بڑھاتے تھے جیسے میں سابقہ وقت  
 میں آتا تھا کہ میں اپنے خیر خواہوں کو سنتا کہ خیر خواہوں  
 سے پوچھا جاتا کہ تم کی نماز پڑھتی ہو یا نہیں  
 جیسے میری گھڑی حضرت کی گھڑی سے تھوڑی قدر  
 آگے تھی تو ملازمین پر تیار رہتے تھے یہ کہہ کر  
 فرمایا پھر حضرت نے پتہ سید لیا پھر رہا ہے اور حضرت  
 میں فرمایا کہ مولانا صاحب نے آپ کے تعلقہ کا ذکر  
 فرمایا ہے کہ وہ بڑے بڑے مالدار ہیں اور ایک عرصہ سے  
 ان کے ملازمین کو پروانٹھنا نہیں کرتے بلکہ ان کے  
 مالدارانہ اثر ہوتا ہے کہ بے ساختہ جانتے بے گناہ  
 ہر جاتا ہے اور شیش کی فریاد قائم رہتی ہے یہ خبر  
 سن کر حضرت نے بہت دکھایا۔

حضرت خیر خواہ تو شریعت کے خلاف کرتے ہوئے

ہرگز نہ ہو کہ کسی نے اس کو  
 نہ دیکھا نہ سنا نہ پوچھا نہ  
 نہ لکھا نہ لکھو نہ پڑھا نہ  
 نہ پڑھو نہ لکھو نہ پڑھا نہ  
 نہ لکھو نہ پڑھا نہ پڑھا نہ  
 نہ پڑھا نہ پڑھا نہ پڑھا نہ

ہوگا تاکہ وہ پڑھ لکھ سیکھے

بیشک اس کا شکار ہر وقت ہی ہے۔



و بتو ای که در قرآن شریف و مطهر و شریف و شریف

صحت چنانی کی طرح صحت روحانی

چنانکه در قرآن شریف و مطهر و شریف و شریف

آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
صحت روحانی کا بکرتا در سراسر صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی  
آقا فی سرائد و تنویر و صحت روحانی

ایکے تریشہ ہیں اس کا ذکر ہے  
حق کس قال کس  
کما سوائے کس کس  
عقیدہ و کس کس



وَمِنْ خَلْقِهِ مَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَرَبِّهِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

مَاجِد، داری

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

کرنے والے ہیں

اور مٹنے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے

برائت جب کہ رسول اللہؐ سے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

بخشنش ہوئی اس نے اکتاہوا

سیر نہیں کیا رہتا وہ ایک

دن میں ستر دفعہ اس گناہ کو کرے

رعداء الترفی والہواؤں

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

نہیں اور وہ جانتے ہیں۔

وَمِنْ خَلْقِهِ مَنْ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَرَبِّهِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَلَعْنَةُ النَّاسِ

بلکہ ان کا مقصد ہے کہ اگر خدا پرستوں کو یہ  
بہر نقد نہ کرے اور خود ان کو یہ کر کے دیا جائے  
تو صاف کرے۔

تو یہ کی قبولیت ہے۔ یہ تو یہ ہے کہ  
نہ ہوگا اس پر خداوند اور پیشانی سے کہ اس  
کے نہ کرنے کا حکم ادا ہے۔

درمستور واری

اگر ایک شخص اس میں مستور ہو جائے تو یہ  
کریکے تو یہ کریکے کہ تو یہ بار اس کی تو یہ  
اور ہر وقت اس کا کتا صاف ہو جائے  
ایک شخص اس کے پاس آتا ہے کہ اس کے  
شخص کی طبیعت کی۔ اس سے کہ اس کے  
کہ دیا اس کے کہ اس کے کہ اس کے  
نہ ہوگا کہ اس کے کہ اس کے کہ اس کے  
تو یہ تو یہ تو یہ تو یہ تو یہ تو یہ  
اور اس کے کہ اس کے کہ اس کے کہ اس کے  
پانچ ماہ میں اس کے کہ اس کے کہ اس کے



[illegible]





کے معانی الیا اور ایم بنی اللہ ڈاکٹر ہیں۔  
 اہل حق سے معاف اور ایسا کریم ہوتا ہے۔ بادشاہوں سے  
 ساتھ ہر وقت ڈاکٹر رہتے ہیں۔ بڑے آدمیوں سے ملنے  
 ڈاکٹر ہوتے ہیں۔ وہ ہر چیز ان کے مشورہ سے کرتے  
 ہیں اس لئے ان کی جہانی نعمت ٹھیکہ میں ہے۔ اسی  
 طرت میں ان کی بہت سی نعمتیں ہیں۔ بادشاہ  
 پتہ پاتا ہے۔ میرے ہزاروں اور ایک سے بڑے ڈاکٹر  
 قدرتی صحت کے لئے ڈاکٹر شریف سے ملنے والے اور  
 اور تربیت یافتہ ہوا ہے۔ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 تھے۔ تربیت یافتہ کے لئے تھے۔ ہر وقت  
 اللہ کریم کریم ہوا ہے۔ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 کچھ کریم کو ہوا ہے۔ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 تھے۔ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 ہیں۔ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 جمع رہتے تھے۔ ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 دیا اور ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ  
 کو ان کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے یہ ہے کہ

اُن کو دھو ڈالے۔ پاستے کی اجازت نہ تھی۔ جماعت  
 کے کسی آدمی کو ان کا پچا ہوا کھانا کھانے کی  
 اجازت نہ تھی۔ وہ پختیاروں کو دیا جاتا تھا۔ حضرت  
 ابراہیمؑ کے ہاں بھی یہی حال تھا۔ دس سیر چاول میں  
 ایک من پانی ڈالا جاتا تھا۔ وہ بھی صرف ایک پیالہ  
 تھا ایک پیالہ پینے کے دو تین فنڈے بعد پیشاب  
 آیا اور طبیعت بال بال صاف ہوئی۔ اُٹھ کر توبہ شروع  
 کر دی۔

شیخ نائل روحانی ڈاکٹر ہوتا ہے۔ روحانیہ میں بھی  
 کئی امور ایسے ہوتے ہیں۔ شیخ نائل کے ساتھ آنے سے  
 ہی کئی اوقات قبضہ دور ہو جاتی ہے۔ اور طبیعتیں  
 شریعت پیدا ہو جاتا ہے۔ قبضہ یہ ہے کہ عبادت میں  
 شریعت نہیں ملتی۔ جب یہ حالت دور ہو جائے۔ اور  
 عبادت میں لذت آنے لگے تو اس کو بسا لگتے ہیں۔  
 شریعت روحانی کے بارے کے کئی عجیبہ ہوتے ہیں۔  
 مثلاً حرام کھانا کسی پر پڑا تشدد اور ظلم وغیرہ۔ شیخ  
 ان معجزات روحانی کی تشبیہیں بھی کرتے ہیں۔ اور وہ

بگڑی ہوئی روحانی محنت کو درست کرنے کا طریقہ بھی  
بتلاتے ہیں۔

میرے پاس بعض احباب اپنی خصوصی تربیت کے  
سے آتے ہیں۔ آج کو میں بازار کا کھی۔ کوشت اور  
گوہروں کا دودھ چٹروا دیا کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو کہا  
کرتا ہوں کہ ہر وقت با وضو رہو اور روٹی خود پک  
کھاؤ۔ آٹا میں دوں گا ایک دھم ایک مٹائی مناسب  
رمضان شریف میں آٹے تھے۔ میں نے ان کو ایک شہر  
کی بوتل دے دی۔ اور کہا کہ اس سے ہی روٹی پکائیں  
انہوں نے مارا رمضان اسی سے روٹی کافی۔ ایک دن  
میرا دل پایا کہ آج ان کو خر بوزہ کھائیں۔ میں خود  
خر بوزہ لینے کے لئے بازار گیا۔ اکثر دکان پر خر بوزہ  
گندے تھے۔ آپا گندے۔ ان کو کہتے ہیں جو بوزہ سارے  
سٹرن ہوں۔ میں نے ان کو کڑوا کہتا ہوں۔ جو روحانی لانا  
سے سارے سٹرن ہوں۔ بالآخر ایک دکان سے ایک خر بوزہ  
مل گیا جو میں نے ان کو دے دیا۔ بدویا تھی۔  
حرام خوری اور کلم و تشدد کے باعث یہ دینی حرام ہے



روحانی صفت بگڑ جائے تو توبہ کر کے سنبھال جائے  
بچہ - اس کے مقصدی منہ پر فرماتے ہیں -

[illegible]

حضرت کو روحانی قوت کے بڑھنے کا علم ہوتا تھا۔ اس  
سبب اس نے ہمیشہ میں اس کا صحت دیکھ کر فرما دیا۔ دوسرا ارشاد  
ملاحظہ ہو۔

عن عبد الله ابن

مسند و حدیث شریف

سیدہ کے دوست سید فضل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مجلسه اول

بیت انبیا علیہ السلام از شیخ کهن

9

لا فتنہ ہے، رہیں، ایتھو ایسے

نہایت سے زیادہ سیر - زیادہ سیر

روزنامه کیهان

*Handwritten:* 1870

جس پر وقت اکثر مصروف رہا کی سبب سے

محمدا نہیں لڑتی۔ روحانی سے پیشہ کی بات ہے۔

جو شیخ کمال کو صحبت میں رہتے ہیں۔

وہ کتابیں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے

وہ کی روحانی محبت نہیں گزرتی۔ حضرت محمدؐ

بعض خدایم ای سے دور نہیں ہوتے۔

چاہئے کہ ان کے سامنے یہ بات ہو

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی رحمت سے محفوظ رکھے

درست رکھنے کی ترقی

جائے تو آپ کو استعارے سے اس کو بیان کرنے کی توفیق

عسکری فرمائے۔ کہ یہاں پر اس سے بہتر کچھ نہیں ہے۔



دونوں کی بیماریاں اُنک اُنک ہیں۔ جس طرح انسانی  
 جسمانی بیماریاں ممکن ہوتی ہیں۔ مثلاً تپ دق۔ سی  
 طرح بعض روحانی بیماریاں بھی ممکن ہوتی ہیں۔  
 جسمانی بیماریوں کے معالج انبیاء اور ڈاکٹر اور روحانی  
 بیماریوں کے معالج انبیاءِ عظیم ہوتے ہیں۔ اس کے  
 بعد ان کے دروازہ سے کہ تمام معالجات ہوتے ہیں  
 تمام امور۔ یہ روحانی بیماریوں کا احساس بھی نہیں  
 ہوتا۔ نامی و غیرت بھی اُس کے بعد ان کا  
 احساس ہوتا ہے۔ اگر ان سے شایاں ہو کر دنیا  
 سے نہ سٹے۔ تو یہ روحانی بیماریاں قبر میں بھی  
 نظر پائیں گی۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا  
 ہے۔ اس دن بھی یہ ساتھ ہوں گی۔ اور اس  
 کے بعد جہنم میں بھی ساتھ جائیں گی۔ اگر ایمان  
 نہ رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت  
 سے جہنم سے نکل کر جنت میں پہنچ جائیں گے۔  
 ایسی خطرناک بیماریاں کا احساس بہت کم ہے۔  
 جسمانی بیماریاں مرنے کے بعد فوراً ختم ہو جاتی ہیں



۱۔ کو تپہ دق کا مریض ماہی جیسے آب کی طرح  
 تپہ رہا تھا۔ صبح دم نکل گیا۔ سارن قیامت  
 مہر ہو گئی۔ ان کا تو اتنا احساس ہے۔ کہ ایک منٹ  
 سے بھی مریض کو بلا علاج نہیں رہنے دیا  
 جاتا۔ ان کے مہال بھی جیسے شمار ہیں۔ یہ سب  
 سب سے سو قہم کے اندر اندر دو ڈاکٹر اور دو  
 حکیم ہیں۔ لیکن افسوس بعد افسوس روحانی امراض  
 کا علم کون ہے۔ احساس تک نہیں ہے۔ یہ سب  
 دنیاوی کتاب و سنت میں آتا ہے۔ نہ علم  
 حشرات و داروں تربیہ میں آتا ہے۔ ان طرح  
 سمجھ کر رہتے ہیں۔ جس طرح مسافر تھوڑے میں  
 ان راستہ اور راہوں۔ چٹاب۔ جہلم۔ انکے سبب  
 سیٹھوں کو سمجھ کر جاتا ہے اور پتہ بھی نہیں  
 پتا کہ لب دریا کون کسے۔ طاقتہ الناس اور انگریزی  
 سائنس کو تو روحانی بیماریوں کا علم بھی نہیں ہوتا  
 آج میں تین روحانی بیماریوں کا ذکر عرض کرتا  
 رہتا ہوں۔ وہ تین بیماریاں یہ ہیں ا۔ عجبیا۔ ب۔ کبر۔

اور حیدر آباد کے قریب اور بہت سے چار دیواریاں ہیں۔  
میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا ہے۔ یہ ایک  
چھوٹی سی دیواری ہے جس کے اندر ایک  
گھر ہے۔ یہ گھر ایک دیواری کے  
اندھ ہے۔ یہ دیواری ایک  
گھر کے اندر ہے۔ یہ گھر  
ایک دیواری کے اندر ہے۔

کہ تم سے چھ ماہ پہلے دور درویش کی آمد ہو  
 قابل تہنیت ہیر ستر مہر کی بیرونی کے لئے کیا اور میرا  
 کی طرف بایا لال پور اور لاہور ایک ساتھ کر دیا۔ اس میں  
 کوئی تاخیر نہیں تھی تو رات لاہور میں اسے کر کے  
 تب جا کر لڑکا مری ہوا۔ خدا کا نام چھوڑ دیا۔ یہ  
 نہیں آیا یہ عجیب ہے۔ خدا کا کہ سب سے پہلے

سے فضائل کا نتیجہ بہتہ - روپیہ بھی اللہ تعالیٰ کو فضلی ہے  
 اگر کمال ہوتے تو کہاں سے خرچ کرتے - صحت بھی  
 اللہ تعالیٰ کا فضلی ہے اگر بیمار ہوتے تو دوا و دھوپ  
 میں خرچ کرتے - پیرش کے داغ میں عقل کس نے  
 دانی - اگر بالکل ہوتا تو کس طرح مقدمہ کی پیروی کرتا  
 جب میں شریک کی باتی ہے - یہ منک - مداف  
 پیاس سے - تہ پیاس یافتہ ہر نامیابی کو اللہ تعالیٰ کا  
 فضل ہوتا ہے کہ ہر نامیابی نہیں ہے - نگہ کا  
 ہر نامیابی کہ اپنی قسمت و سستی کو انکار اندازہ کر دیا  
 ہر نامیابی - اگر اپنی ہر نامیابی کو اللہ تعالیٰ کا فضل  
 ہر نامیابی - ہر نامیابی ہر نامیابی ہر نامیابی

اللَّهُ رَئِيفٌ وَلَا تُبْهِرُ الْفَسَادَ

نہ لایوں اور جھوٹی کریموں

فِي الْأَرْضِ رَحْمَةُ اللَّهِ لَا يُبْهِرُ

اللَّهُ خَلْقَ بَرٍّ مَدَامَ بَرٍّ

الْمُفْسِدِينَ دَسَّهَ اللَّهُ كَوْشًا

سچے اور کج ہیں فساد و فساد

نہ ہو سبے شک اللہ فساد

پتہ

اور کو پسند نہیں کرتا۔

اللَّهُ وَاسِعٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ

اللَّهُ وَاسِعٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ

کرتے ہیں۔ مگر وہ سبہ ایمان ہوا اب دیتا ہے۔

رَحْمَةُ اللَّهِ وَاسِعٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ

رَحْمَةُ اللَّهِ وَاسِعٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ تَوَّاسٌ كَوَّاسٌ

سبب زانی

سبب زانی

تیسرے کیا فلا۔

فَتَسْتَأْذِنُ بِنِجْمٍ يُبْدِي

فَتَسْتَأْذِنُ بِنِجْمٍ يُبْدِي

بِنِجْمٍ يُبْدِي بِنِجْمٍ يُبْدِي

بِنِجْمٍ يُبْدِي بِنِجْمٍ يُبْدِي

میں دیکھتا ہوں

تاکہ اس کی دشمنوں دولت کسی شخص خدا کے پیوستہ

تاکہ اس کی دشمنوں دولت کسی شخص خدا کے پیوستہ

میں نہ جانے پاسٹ۔

کبیر۔ کبیر یہ سچہ کہ انسان اپنے آپ کو اعلیٰ اور

کبیر۔ کبیر یہ سچہ کہ انسان اپنے آپ کو اعلیٰ اور

دوسروں کو ذلیل سمجھتا ہے ہر شخص میں یہ بیماری آتی ہے

دوسروں کو ذلیل سمجھتا ہے ہر شخص میں یہ بیماری آتی ہے



ال ما شاء شد۔ خاتم ہو کر اپنے آپ کو جاہل سے  
 تہ کیجئے۔ یہ رشتہ اللہ والوں کی محبت میں پیارا  
 ہوتا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے ہیں وہ قیامت میں  
 آیا تھا۔ وہاں ظالم کرام کے سامنے ہیں نہ یہ  
 بات کہیں۔ وہ مان سنے کہ عالم اپنے آپ کو اعلیٰ  
 اللہ جانی کر اپنے سے اونٹ سمجھتے ہیں۔ -  
 کہ سب سے۔

وَتِلْكَ مِنْ فِتْنَتِمْ سِغَاتُ  
 قَوْمٍ قَالُ يُتَوَكَّلُونَ  
 فِي مَنَاسِكِ مَنَاسِكِ وَمَنَاسِكِ  
 لَا تُجِبُونَ مَنَاسِكِ  
 تَجِبُونَ أَفْكَارُ تَجِبُونَ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ  
 أَفْكَارُ خَيْرٌ مِنْ مَنَاسِكِ

وہ سیٹہ ایسا موسیٰ علیہ السلام کے فرزند  
 دیوان کہتا۔ اور اسے آپا کہتے ہیں۔  
 سیٹہ۔ مائتہ پچاس کرڈر فرمواں۔ مائتہ سیٹہ  
 تو موسیٰ علیہ السلام کے چوتھے کے تھے۔  
 ذرہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔  
 ہیں۔ اس وجہ سے ان کے وجود پر خدا کا  
 فی بارش ہوتی ہے۔ ان کا جتنا ذرہ  
 وجود سے لگا ہوا ہے اس پر بھی  
 رحمت ہوتی ہے۔ ان کے فرشتے  
 رحمت۔ فرشتوں کے تاج پر بھی  
 تختہ پر بھی لکھتا۔

ابہ میں مرض کبریاں مرض کنا ہوں۔  
 کوئی نہ کوئی ایسا لٹا کرتا ہے۔ جس کو  
 جانتا ہے یا خدا جانتا ہے۔  
 سائن بورڈ بنا لیا جائے۔  
 کہ توڑنے کے لئے اس کو ڈانٹا جائے۔  
 یہ ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے



ہیں۔ کہ تیرے عیب چھپا رکھے ہیں۔ اور خوبیاں  
ظاہر کر دی ہیں۔ تو بڑا پاکباز بنتا ہے۔ اگر تیرے  
یہ گناہ لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو کوئی تیرے  
منہ پر بھی نہ تھو کے۔

اولیاء کرام کی بے شمار قسمیں ہیں۔ ان میں سے  
ایک قسم ان حضرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی  
رحمت کو کشش کرتے ہیں۔ اور ان کا وجود عذاب  
الہی کو روکے رکھتا ہے۔ لاہور میں اس قسم کے  
اولیاء کرام نہ ہوں۔ تو لاہور بھی کوٹھ کی طرح  
تباہ ہو جاتا۔ اس قسم کے حضرات پبلک پلیٹ فارم  
پر آکر کام نہیں کرتے۔ اگر لاہوریوں کو ان کا  
علم ہو جائے تو یہ ان کے منہ پر نہ تھوکیں لیکن  
ایسے بندہ خدا کے جوتے پر لاہور کے شرابی۔  
زانی اور ڈانس کھیلنے والے قربان کر دیئے جائیں۔ تو ان  
کے جوتے کا حق ادا نہ ہو۔ اسی قسم کے حضرات  
کے لئے کسی نے کہا ہے۔

خاکسارانِ جہاں را بختارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرو سوار باشد



تیسری روحانی بیماری کا علاج پھر کبھی عرض  
 کروں گا۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے  
 اور آپ کو امراض روحانی سے شفا یاب ہو کر دنیا  
 سے شفا یاب ہو کر دنیا سے جانے کی توفیق عطا  
 فرمائے۔ آمین یا اللہ العالمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

---





